بیاد
حضرت مولانا
مفتی محمود رح

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور
پاکستان

زیر سرپرستی
حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی
دامت برکاتہم

26/49

سہ جماعتی اتحاد
وقت کی اہم ضرورت

جمعیتہ علماء اسلام، جمعیتہ العلماء پاکستان اور جمعیتہ اھلحدیث کے درمیان
باہمی اتحاد واشتراک کی تفصیلات
اندر ملاحظہ فرمائیں۔

۱۶ دسمبر تا ۲۲ دسمبر ۱۹۸۳ء
قیمت ۲/- روپے

۱۰ ربیع الاول تا ۱۷ ربیع الاول ۴
شمارہ ۴۹

حمد باری تعالیٰ

دے اے خدا کمالِ نظر حمد کے لیے
کافی نہیں ہے عمرِ بشر حمد کے لیے

مُلکِ عدم سے آ گئے دیارِ وجود میں
ارض و سپہر و شمس و قمر حمد کے لیے

ہر چیز کا شہود ہے اظہارِ بندگی
ہر ذرّے میں ہے تابِ شرر حمد کے لیے

وقتِ غروب جُھک گیا سجدے میں آفتاب
دن بھر رہا ہے گرمِ سفر حمد کے لیے

تیتر نے کُنجِ دشت میں سبحانہٗ کہا
جُھک جُھک گئے چمن میں شجر حمد کے لیے

اے بے خبر سکوت ثبوتِ سجود ہے
ساکت ہوئے ہیں شام و سحر حمد کے لیے

درپیش کوئی شغل ہو بھولے نہ یادِ حق
پیدا ہوئے ہیں جنّ و بشر حمد کے لیے

ہنگامِ نیم شب کی خموشی کی دل کشی
دامن کشاں ہے تا بہ سحر حمد کے لیے

نخلِ دعا بلند نہ کیونکر چمن میں ہو
جب لب کشاں ہیں برگِ شجر حمد کے لیے

سبزہ چمن میں محوِ سجودِ دوام ہے
ہیں مائلِ قعودِ حجر حمد کے لیے

مرغانِ باغ بھی نہیں خاموش اے نظیرؔ
انسان لب کشاں ہیں اگر حمد کے لیے

نظیر لودھیانوی

سہ جماعتی اتحاد: وقت کی اہم ضرورت

جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ العلماء پاکستان اور جمعیۃ اہلحدیث نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوری عمل کی بحالی کے لیے مشترکہ جدوجہد کا فیصلہ کیا ہے اور ایک مشترکہ اعلامیہ اور معاہدہ پر دستخط کیے ہیں جس کی تفصیلات آپ زیرِ نظر شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

اسلامی نظام اور جمہوری عمل کے دو نکات سے متفق ہم خیال جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کا فیصلہ جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس عمومی نے اپریل ۱۹۸۳ء میں کل پاکستان نظام شریعت کنونشن منعقدہ ۸-۹ اپریل بمقام شیرانوالہ لاہور میں کیا تھا اور اس کے لیے حضرت مولانا عبید اللہ انور، حضرت مولانا محمد اجمل خان صاحب اور مولانا زاہد الراشدی کے ساتھ لاہور جمعیۃ کے راہنما مولانا عبدالوحید نے مسلسل جدوجہد کی مذاکرات اور گفت و شنید کے طویل دور اور متعدد مراحل سے گزرتے ہوئے یہ کوشش اب اس مقام پر پہنچی ہے کہ تین دینی سیاسی جماعتیں جو تین مکاتبِ فکر کی نمائندگی بھی کرتی ہیں مشترکہ جدوجہد کا فیصلہ کر چکی ہیں اور سہ جماعتی اتحاد کی پندرہ رکنی مشترکہ مرکزی کمیٹی اس متحدہ جدوجہد کی تفصیلات اور طریق کار کے بارے میں چند روز تک فیصلہ کرنے والی ہے۔

اس اتحاد پر ملک کے سنجیدہ حلقوں کی طرف سے مسرّت اور اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ قومی سیاست میں جمہوری مطالبات کے ساتھ ساتھ اسلامی نظام کا بنیادی مقصد کے طور پر ذکر ایک مشترکہ پلیٹ فارم کی طرف سے سامنے آ رہا ہے جبکہ اس سے قبل بحالی جمہوریت کے لیے بننے والے سیاسی اتحاد نے اسلامی نظام کے مطالبے کو نظر انداز کر کے ملک کے نظریاتی عناصر کو خاصا مایوس کر دیا تھا اور دوسری وجہ اس اتحاد پر سنجیدہ لوگوں کے اظہار اطمینان کی یہ ہے کہ تینوں جماعتیں ملک میں اہل السنۃ والجماعت سے تعلق رکھنے والے تین مذہبی مکاتبِ فکر کی نمائندگی کرتی ہیں اور مذہبی مکاتبِ فکر کے باہمی اختلافات و تنازعات سے لادین عناصر نے اب تک جس قدر فائدہ اٹھایا ہے شاید مسلمانوں کی اور کسی کمزوری سے اتنا فائدہ وہ نہ اٹھا سکے ہوں بلکہ ہمارے خیال میں

بیاد حضرت مولانا مفتی محمودؒ

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور پاکستان

جلد ۲۶ شمارہ ۴۹

جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مدیر اعلیٰ
ابو عمار زاہد الراشدی

مدیر
زاہد ملبند شہری

بدل اشتراک
سالانہ : ۸۰ روپے
ششماہی : ۴۰ روپے
سہ ماہی : ۲۰ روپے

قیمت فی پرچہ ۲ روپے

رابطہ کے لیے
ہفت روزہ ترجمان اسلام رنگ محل لاہور ۸

یکے از مطبوعات نظام العلماء پاکستان

ناشر عبید اللہ انور مطبع افضل شریف پرنٹرز رنگ محل لاہور ۸

لادین عناصر قادیانیوں اور مفاد پرست سیاسی حلقوں کے ہاتھ میں اسلامی نظام کے خلاف سب سے بڑا ہتھیار یہی ہے کہ اس ملک کی مذہبی قوتیں آپس میں برسرِپیکار رہیں، عقائد کے جھگڑے چلتے رہیں، مساجد و عبادات پر تنازعات ہوتے رہیں، علماء کرام آپس میں الجھے رہیں اور دینی قوتوں کی تمام صلاحیتیں توانائیاں اور مساعی باہمی دنگا فساد پر خرچ ہوتی رہیں تاکہ اسلامی نظام کے مخالفین جن میں قادیانی گروہ، کمیونسٹ، مفاد پرست سیاسی عناصر اور بدعنوان افسران شامل ہیں پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے امکانات پر ضرب لگاتے چلے جائیں اور کوئی ان کا ہاتھ پکڑنے والا نہ ہو۔ اس نقطۂ نظر سے بھی یہ اتحاد ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں ہے کہ اس سے فرقہ وارانہ تلخیوں میں کمی ہوگی۔ باہمی اعتماد اور رواداری میں اضافہ ہوگا اور دینی قوتیں مل جل کر اسلامی نظام کے نفاذ اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لیے جدوجہد کرسکیں گی۔ یہ امر واقعہ ہے کہ لادینیت، کمیونزم اور قادیانیت کے سامنے ہمارے فرقہ وارانہ تشخص اور امتیاز کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی کفر کی تلوار نے کبھی کسی مسلمان کی گردن پر چلنے سے پہلے اس کا فرقہ اور مسلک دریافت کیا ہے۔ کفر کے سامنے سب فرقے برابر ہیں۔ اس کا مشاہدہ تاریخ کے اوراق پر جابجا کیا جاسکتا ہے اور زیادہ دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے پڑوسی ملک افغانستان میں روسی جارحیت اور کمیونزم کی جو یلغار ہوئی ہے، اس کے کشتگان میں مذہب کا نام لینے والے سبھی افراد اور طبقے شامل ہیں۔ اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور ہم اگر فرقہ وارانہ عصبیت کے خول میں بند رہ کر شترمرغ کی طرح اپنی گردن ریت میں چھپالیں گے تو اس سے آنے والا طوفان رک نہیں جائے گا اور خدا نخواستہ ہماری غفلت عاقبت نہ اندیشی اور اپنی اپنی جگہ خود فریبی کے نتیجے میں اس طوفان نے ہمارے گھروں کا رُخ کرلیا تو پھر نہ کوئی دیوبندی اس کی زد میں بچے گا، نہ کسی بریلوی کو پناہ میسر ہوگی اور نہ کوئی اہلحدیث اپنا مسلک بتاکر پیچھا چھڑا سکے گا۔

یہ درست ہے کہ تینوں مکاتبِ فکر کے انتہا پسند عناصر کو یہ اتحاد شاق گذرا ہے اور وہ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس مخالفت کی وجہ اپنے اپنے مکتبِ فکر کے ساتھ والہانہ عقیدت بھی ہے اور ماضی کے تجربات بھی ہیں کہ ہر دینی گروہ اتحاد و اتفاق کی صورت میں ہمیشہ اپنے نقصانات اور ایثار کا ہی حساب کرتا ہے۔ منافع، فوائد اور قومی تقاضوں پر نظر کم پڑتی ہے۔ بلاشبہ اپنے اپنے مکتبِ فکر کے سود و زیاں کا حساب کرنا اس مکتبِ فکر کے ہر فرد کے لیے ضروری ہے اور یہ فطری بات ہے، لیکن جب بات فرقہ وارانہ سود و زیاں سے بڑھ کر قومی مفادات تک جا پہنچے تو پھر فرقوں کے مفادات اور گروہوں کے سود و زیاں کے نقطۂ نظر سے سوچنا نہ عقل مندی کا تقاضا ہے اور نہ دین اور دانش ہی کے نزدیک یہ کوئی جائز رویہ کہلا سکتا ہے۔

ہم ان عناصر کے جذبات کی قدر کرتے ہیں جو دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث نقطۂ نظر سے سوچتے ہیں اور اسی پیمانے سے ہر چیز کو ماپتے ہیں۔ ان کی سوچ محدود سہی لیکن بہرحال اس کی بنیاد خلوص پر ہے، دین پر ہے اور اعتقادات پر ہے۔ ہم مسئلہ کے اس پہلو کو اپنی نگاہوں سے اوجھل نہیں کرنا چاہتے کہ یہ انتہا پسند مذہبی عناصر ہی عام لوگوں میں دین کی غیرت و حمیت کو ابھارتے ہیں اور انہیں دینی معتقدات اور اعمال کے سانچے میں ڈھالتے ہیں اور اس لحاظ سے ایسے لوگوں کا وجود معاشرہ کے لیے باعثِ خیر ہے۔

لیکن اس اعترافِ حقیقت کے ساتھ تینوں مکاتبِ فکر کے انتہا پسند بزرگوں سے ہم یہ گذارش کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ملک و قوم اور ملت کے اجتماعی مفادات اور مسائل بہرحال مقدم ہیں۔ ملک ہے سب کچھ ہے۔ پاکستان سلامت ہے، تو دیوبندی بھی ہیں، بریلوی بھی ہیں اور اہلحدیث بھی ہیں اور اگر خدانخواستہ خاکم بدھن پاکستان کا وجود ہی خطرات میں گھر جائے تو پھر نہ کوئی دیوبندی رہے گا نہ بریلوی نہ اہلحدیث!

ہمارے گروہی تشخصات اور فرقہ وارانہ امتیازات ملت کے اجتماعی وجود کے ساتھ ہیں۔ اجتماعی وجود ہے تو سب کچھ ہے، اور اگر دشمن نے ہمارے اجتماعی وجود کو ہی ضرب کا نشان بنانے کا فیصلہ کرلیا ہے تو پھر ہم اپنے فرقہ وارانہ تشخص کو کون سے ریگستان میں تلاش کرتے پھریں گے۔ پھر دینی مکاتبِ فکر کا یہ اتحاد کوئی

نظریات نہیں۔ اس سے قبل بھی تینوں مکاتب فکر کے اکابر سیاسی میدان میں بھی اور دینی محاذ پر بھی باہمی اتحاد کا کئی بار مظاہرہ کر چکے ہیں۔

- تحریک پاکستان میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا عبدالحامد بدایونیؒ اور مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر متحد ہو کر تحریک کو دینی قیادت فراہم کی ہے۔
- علماء کے ۲۲ نکات کی ترتیب و تدوین میں مولانا سید سلیمان ندویؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا عبدالحامد بدایونیؒ، مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ اور دیگر اکابر متحدہ کردار پیش کر چکے ہیں۔
- ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا ابوالحسنات قادریؒ مولانا احمد علی لاہوریؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحبؒ کی متحدہ قیادت قوم کو میسر رہی ہے۔
- ۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، علامہ محمد احمد رضوی اور مولانا عبدالقادر صاحب روپڑی اکٹھے ہو کر کامیاب اور نتیجہ خیز اتحاد کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔
- ۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانی اور علامہ احسان الٰہی ظہیر کی مشترکہ آواز نے ہی قوم کو سڑکوں پر آنے اور سینہ تان کر نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے گولیاں کھانے پر آمادہ کیا تھا۔

اور تاریخ گواہ ہے کہ علماء کرام نے جب بھی اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کیا ہے قوم نے ساتھ دیا ہے۔ اگر نتائج پر گرفت نہیں رہی تو قوم کا قصور نہیں۔ قوم نے ہر بار اپنا فرض ادا کیا ہے اور اب بھی اسے مستحکم اور پائیدار دینی سیاسی اتحاد کا یقین دلایا جائے تو وہ قربانیوں کے لیے تیار ہے اور ظلم و منافقت کی ہر قوت کے سامنے سینہ تان لینے پر آمادہ ہے۔

اتحاد کے راہنماؤں کو اپنے راستہ کی مشکلات کا احساس ہے۔ رکاوٹوں کا اندازہ ہے اور مخالفتوں کا علم ہے لیکن ان تمام باتوں کے باوجود انہوں نے ہم خیال دینی و سیاسی عناصر کو متحد کرنے اور رکھنے کا تہیہ کر رکھا ہے کیونکہ اسلامی نظام کے نفاذ اور ملکی سالمیت کے تحفظ کی جس منزل کے حصول کو اتحاد نے اپنی جدوجہد کا مقصد وحید قرار دے رکھا ہے اس کی طرف یہی ایک راستہ جاتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے اور اگر راستہ دشوار ہو تو قافلے سفر ترک نہیں کیا کرتے۔

اس ملک میں دین کا نام لینے والوں اور اسلام کی بات کرنے والوں کے لیے دو ہی راستے ہیں۔ یا تو اپنے مقاصد نظریات اور جدوجہد سے دستبردار ہو کر خود کو حالات کے دھارے کے رخ پر چھوڑ دیں اور حالات کے دھارے کے ساتھ ساتھ چلتے جائیں اور اگر مقاصد نظریات اور جدوجہد سے دستبردار نہیں ہو سکتے تو پھر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر دھارے کی مخالف سمت چلنا ہوگا۔ طوفان کے تھپیڑوں کا سامنا کرنا ہوگا اور عزم و حوصلہ کے ساتھ اپنی منزل کی طرف سفر کرنا ہوگا اور جو لوگ دھارے کے مخالف سمت سفر کا حوصلہ کر کے دریا میں کود پڑتے ہیں تو انہیں پھر نہ تو ہاتھوں میں آنے والے ہاتھوں کے رنگ سے غرض ہوتی ہے اور نہ مقصد کی لگن باہمی تفرقوں، کدورتوں اور رنجشوں کے بارے میں انہیں سوچنے کا موقع دیتی ہے۔ ہم تینوں مکاتب فکر کے علماء کرام اور کارکنوں سے یہ گذارش کریں گے کہ وہ ملک و ملت کو درپیش مسائل کا جائزہ لیں۔ گرد و پیش کے حالات کو سامنے رکھیں اور اسلامی نظام کی مخالف قوتوں کی چالوں اور حربوں کو سمجھتے ہوئے کھلے دل کے ساتھ صورتحال کا تجزیہ کریں اور خود کو ایسے مقام پر کھڑا کرنے سے بچائیں کہ آپ کے دینی جذبات اور پر خلوص جوش و حمیت پاکستان میں لادین قوتوں کمیونسٹوں، قادیانیوں اور بدعنوان افسران کی تقویت کا باعث بن جائیں۔

دینی قوتوں کا سیاسی اتحاد وقت کی ضرورت ہے، ملکی سالمیت کا تقاضا ہے۔ قومی وحدت کے استحکام کا باعث ہے اور اسلامی نظام کے نفاذ کا واحد ذریعہ ہے۔ یہ اتحاد جس قدر مضبوط ہوگا ملک کی نظریاتی بنیادیں مستحکم ہوں گی۔ اسلامی نظام کی منزل قریب آئے گی اور اسلام اور نظام کے مخالفین کے حوصلے پست ہوں گے۔

زاہد الراشدی
۱۹ / ۱ / ۱۹۸۲ء

قادیانیوں کی سرپرستی کب ختم ہوگی؟

زاہد بلند شہری

اس مملکت خداداد پاکستان میں ہر رنگ، نسل، زبان لباس ثقافت اور مذہب کے لوگ رہ رہے ہیں اور امن وچین سے رہ رہے ہیں۔ خصوصاً مذہبی عقائد میں بُعد کے باوجود اتحاد واتفاق موجود ہے اور رہنا چاہیئے کیونکہ ملک کی بقا اور سلامتی کے لیے یہ اشد ضروری ہے" لیکن گذشتہ چند سالوں سے ایک مذہبی طبقہ جسے ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا مسلمانان پاکستان کی اس روایتی رواداری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے پوشیدہ سرگرمیوں میں مشغول ہے۔ ہمارے جریدے ترجمان اسلام کے صفحات گواہ ہیں کہ ہم نے عقیدہ ختم نبوت کی بیخ کنی کرنے والوں کو ہمیشہ عقل وہوش کے ناخن لینے کی تلقین کی ہے اور اسلام دشمن سرگرمیوں سے باز رہنے کی درخواست کی ہے لیکن یہ گروہ نہ صرف ہماری بلکہ اُمّت مسلمہ کی ایسی درخواستوں کو درخور اعتناء نہیں سمجھ رہا اور پہلے سے کہیں زیادہ اسلام اور مسلمان دشمن سرگرمیوں میں معروف ہے اور اب اس اسلام دشمن سامراجی گروہ "قادیانیوں" نے نچلی سطح پر بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا ہے۔

انہی صفحات میں ہم نے ایک بہن ناہید جہاں لودھی لیکچرار کے یکے بعد دیگرے دو خطوط شائع کیے تھے جس میں بہن ناہید جہاں نے بتایا ہے کہ اس نے ایک خاتون استاد ہونے کے ناطے بچوں اور بڑوں میں کلمہ طیبہ کا ورد کرنے کی مہم چلائی ہے۔ اس سلسلے میں متعدد بہن بھائیوں نے ان کی خط وکتابت کے لیے اعانت کی اور ان کی اس تحریک کو سرکاری اداروں اور تعلیمی اداروں میں عام کیا۔ کلمہ طیبہ کے ورد کو عام کرنے کی اس مہم سے چونکہ قادیانیوں پر کاری ضرب لگتی اور حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کا احساس جاگزیں ہوتا ہے۔ اس لیے قادیانیوں نے اپنے ہیڈ کوارٹر "ربوہ" کی ہدایات کے مطابق اس خاتون کو پریشان کرنا شروع کر دیا۔ اپنے اثر ورسوخ سے کام لیتے ہوئے محکمہ تعلیم سے اس خاتون لیکچرار کے خلاف بلاوجہ بجواز اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کروائے۔ تحقیقات کی فائلیں کھلوائی گئیں۔ اس کی ڈاک غائب کی جاتی رہی۔ جن سرکاری ملازمین نے اس خاتون کی مہم پر آمنا وصدقنا کہا اور اسے آگے چلایا ان کے دور دراز علاقوں میں تبادلے کرائے گئے۔ قتل اور اغوا کی دھمکیاں دلوائی گئیں۔ ان کی محکمانہ ترقیاں رکوا دی گئیں لیکن وہ خاتون اور دیگر احباب اور معاونین بے خوف وخطر اس مہم کے شریک کار رہے۔

گذشتہ ماہ اکتوبر میں ڈپٹی چیف آڈیٹر واپڈا فیصل آباد ریجن کی لوکل آڈٹ پارٹی نمبر ۴ کے آڈٹ اسسٹنٹ قاری طیب نعیم اختر کا ایک مراسلہ موصول ہوا تھا جو من وعن ہم نے انہی صفحات کی زینت بنایا تھا۔ اس مکتوب میں قاری طیب نعیم اختر نے قادیانی چیف آڈیٹر محمد یوسف خان (دفتر ۷۔ جسٹس کیانی روڈ لاہور) کی زیادتیوں کے ضمن میں لکھا تھا کہ مرزائی چیف آڈیٹر کی طرح اس مسلمان ملازم کو محض اس لیے پریشان کیا کہ وہ اپنے دفتر میں نماز کی امامت کراتا تھا۔ اس مسلمان ملازم سے بے شمار وضاحتیں طلب کی گئیں۔ ترقیاں اور تنخواہ روک لی گئیں۔ بالآخر کچھ اور نہ بن پڑا تو کھکر ٹرانسفر کروادی۔

اس کے علاوہ اس مرزائی چیف آڈیٹر نے اپنے دفتر میں بے شمار مرزائی ملازم بھرتی کئے۔ اب معلوم نہیں متعلقہ محکمہ نے اس مراسلے پر کوئی کارروائی کی یا نہیں؟

کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی سرکاری ملازمین کی ریشہ دوانیاں من مانیاں اور مسلمانوں کو پریشان کرنے اور تکلیف پہنچانے کی سرگرمیوں میں کھلم کھلا معروف ہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

حال ہی میں پائنیر اسٹیل ملز لمیٹڈ مریدکے کے ۴۲ ملازمین کے دستخطوں سے ایک عرضداشت ہمیں موصول ہوئی ہے جس میں ان ملازمین نے ہم سے ایک صحافی ہونے کے ناطے اپیل کی ہے کہ ہم ان کے حق میں آواز بلند کریں۔ سرکاری انتظام کے تحت چلنے والی پائنیر اسٹیل ملز کا منیجنگ ڈائریکٹر نسیم احمد سیٹھی متعصب قسم کا قادیانی ہے۔ وہ گذشتہ چار سال سے اسٹیل ملز کا منیجنگ ڈائریکٹر ہے اسے ملز کے قادیانی چیئرمین نے مقرر کیا تھا۔ اپنی تقرری کے دن سے آج تک وہ ملز کے مسلمان ملازمین کو سخت پریشان کر رہا ہے۔ جس ملازم کو چاہتا ہے، جب چاہے ملازمت سے برخاست کر دیتا ہے۔ ملز میں مرزائیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ چھوٹے ملازمین کو مرزائیت قبول کرنے پر مجبور

باقی ص ۱۳ پر

جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ العلماء پاکستان اور جمعیۃ اہلحدیث کے درمیان

باہمی اتحاد و اشتراک کی تفصیلات

۲۸ نومبر ۸۲ء کو دن پورے ۵ لاہور میں جمعیۃ العلماء پاکستان کے راہنما میاں مسعود احمد کی رہائش گاہ پر جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ العلماء پاکستان اور جمعیۃ اہل حدیث کے مرکزی راہنماؤں کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس میں تینوں جماعتوں کے راہنماؤں نے مندرجہ ذیل متفقہ دستاویزات پر دستخط ثبت کئے۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کی نمائندگی مولانا زاہد الراشدی، مولانا حمید الرحمٰن عباسی، مولانا میاں محمد اجمل قادری اور مولانا عبد الرؤف ملک نے کی جبکہ امیر مرکزیہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم اور ناظم عمومی حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ نے بھی ان دستاویزات پر دستخط فرما کر ان کی توثیق کر دی۔

مشترکہ اعلامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمعیۃ علماء پاکستان، جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کے مرکزی راہنما باہمی تبادلۂ خیال اور تفصیلی مذاکرات کے نتیجے میں شدت سے یہ محسوس کرتے ہیں کہ سیاسی عمل کے تعطل، بے یقینی، بے چینی، تشدد، لاقانونیت، معاشی ناہمواری، روزافزوں مہنگائی، اندرونی و بیرونی خطرات اور اسلامی نظام کے عملی نفاذ سے پہلوتہی نے ملک کو ایک ایسی صورت حال سے دوچار کر دیا ہے جو ہر محب وطن، اسلام خواہ اور باشعور پاکستانی کے لیے انتہائی تشویشناک ہے۔

تینوں جماعتوں کے راہنما اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مارشل لاء کے نفاذ، سیاسی سرگرمیوں پر قدغن، اخبارات پر پابندی، عدلیہ کے اختیارات کی تحدید اور طے شدہ سیاسی امور کو متنازعہ مسائل میں تبدیل کرنے کی حکومتی کوششوں کے باعث ایک واضح سیاسی خلفشار اور سیاسی خلاء پیدا ہو گیا ہے اور اعتماد کا بحران بڑھ رہا ہے۔

جمعیۃ علماء پاکستان، جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ اہلحدیث پاکستان نے قیام پاکستان کے بعد سے اب تک اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ، ملک کے استحکام، اخلاقی و روحانی اقدار کی سرفرازی اور جمہوریت کی سربلندی کے لیے بھرپور جدوجہد کی ہے اور ان مقاصد کے حصول کے لیے بے شمار اذیتیں اور صعوبتیں برداشت کی ہیں۔

ان جماعتوں کے درمیان ایک نمایاں قدر مشترک یہ بھی ہے کہ یہ اسلامی نظام اور جمہوری عمل کو ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم سمجھتی ہیں اور ان کا یہ پختہ یقین ہے کہ یہ ملک جمہوریت کے ذریعے اور اسلام کے لیے معرض وجود میں لایا گیا تھا اور اسی لیے برصغیر کے مسلمانوں نے ناقابل فراموش قربانیاں دی تھیں اور یہی دو امور ملک کے استحکام اور ملت کی بقا کے لیے ناگزیر حیثیت کے حامل ہیں اور ان سے اعراض ملک و ملت کے مشترکہ مفاد سے گریز کے مترادف ہے۔

انہی تاریخی، نظریاتی اور عملی ہم آہنگیوں کی بنا پر حسب ذیل مقاصد کے لیے مشترکہ و متحدہ جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

۱۔ اسلامی نظام کے عملی نفاذ کی راہ ہموار کرنا۔

۲۔ سیاسی سرگرمیوں کی بحالی اور مختلف پابندیوں کا خاتمہ۔

۳۔ فوجی عدالتوں کا خاتمہ اور عدلیہ کی عظمت و اختیارات کی بحالی۔

۴۔ تشدد، دہشت گردی، سیاسی گرفتاریوں اور لادینی نظریات کے خلاف رائے عامہ کی بیداری۔

۵۔ مارشل لاء کا خاتمہ، ۱۹۷۳ء کے آئین کا تحفظ اور آزادانہ انتخابات کے ذریعے آئینی و جمہوری حکومت کا جلد از جلد قیام

اس اعلامیہ پر جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی، حضرت مولانا عبید اللہ انور، مولانا زاہد الراشدی اور میاں محمد اجمل قادری، جمعیۃ العلماء پاکستان کی طرف سے مولانا عبد الستار خان نیازی اور ملک محمد اکبر ساقی اور جمعیۃ اہلحدیث کی طرف سے جمعیۃ کے سربراہ مولانا محمد عبد اللہ اور علامہ احسان الٰہی ظہیر نے دستخط کئے ہیں۔

باہمی معاہدہ

جمعیۃ العلماء پاکستان، جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کی مرکزی قیادت نے طے کیا ہے کہ مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے تینوں جماعتیں ملک بھر میں ہر سطح پر منظم اور متحد ہو کر کام کریں گی جس کے لیے

ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت کے نام حافظ گلزار احمد آزاد کا قانونی نوٹس

از دفتر محمد ابرار خان ایڈوکیٹ گوجرانوالہ

نوٹس

بتاریخ
٢٦-١١-٨٣

بنام مجید نظامی ایڈیٹر پبلشر روزنامہ نوائے وقت، ۴ شارع فاطمہ جناح لاہور

مکرمی جناب

السلام علیکم

یہ کہ مجھے حافظ گلزار احمد آزاد ولد کریم دین قوم گجر سیکرٹری اطلاعات کالعدم جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ ساکن جامع مجیدیہ کوٹلی برکت روم سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ نے مجھے اپنا کونسل مقرر کر کے ہدایت کی ہے کہ میں آپ کو مندرجہ ذیل کی بابت نوٹس دوں

١۔ یہ کہ آپ نے روزنامہ نوائے وقت مورخہ ١٧ نومبر ١٩٨٣ء صفحہ ٨ پر عبداللطیف سیٹھی کا ایک مضمون "مولانا حسین احمد مدنیؒ اور تقسیم ہندوستان کا خدائی فیصلہ" کے عنوان سے شائع کیا ہے جس میں آپ نے مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور مولانا احمد علی لاہوریؒ کی شان میں انتہائی توہین آمیز گستاخانہ، غلط اور بے بنیاد اشتعال انگیز ریمارکس دیے ہیں جو کہ خلاف واقعہ اور جھوٹ پر مبنی ہیں، جن کو آپ نے غیر قانونی طور پر مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور مولانا احمد علی لاہوریؒ کی توہین اور بدنام کرنے کے لیے شائع کیا ہے جبکہ آپ کو علم ہے کہ آپ کا اخبار روزنامہ نوائے وقت ایک معروف اخبار ہے اور اندرون ملک اور بیرون ملک میں پڑھا جاتا ہے۔ مضمون شائع کر کے قانون کو ہاتھ میں لیا ہے جس سے موکل کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

٢۔ یہ کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ دنیا کی سب سے بڑی آزاد اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے سابق شیخ الحدیث ہیں اور ان کے ہزاروں شاگرد علماء عرب ممالک ایشیا، یورپ، افریقہ سمیت دنیا کے ہر خطہ میں پروقار طریقہ سے دین کی درسی اور عملی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا موصوف مدینہ منورہ میں تقریباً سترہ سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور کے زیر سایہ درس حدیث ارشاد فرماتے رہے ہیں۔ وہ سلسلہ چشتیہ کے ممتاز روحانی پیشوا تھے۔ ان کے لاکھوں مرید اور سینکڑوں تربیت یافتہ خلفاء دنیا کے کونے کونے میں دین کا پرچم بلند کر رہے ہیں۔ مولانا موصوف تحریک آزادی کے نامور قائدین میں شمار ہوتے ہیں، جنہوں نے آزادی وطن کی خاطر فرنگی سامراج کے خلاف جرأت مندانہ جنگ لڑی ہے اور مالٹا میں شیخ الہند مولانا محمود حسن کے ہمراہ تقریباً چار سال اسیر رہنے کے علاوہ سالہا سال قید و بند کی مسلسل صعوبتیں برداشت کی ہیں۔ جن وجوہات کی بناء پر مولانا حسین احمد مدنیؒ دنیا میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

٣۔ یہ کہ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ ایشیا کے ممتاز عالم دین سلسلہ قادریہ راشدیہ کے روحانی پیشوا اور ملک کے مایہ ناز بزرگ تھے جن کا احترام ہر مکتب فکر میں پایا جاتا ہے۔ ان کے لاکھوں مرید اور درجنوں خلفاء سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ کے مطابق دنیا میں روحانی تربیت کے فرائض سرانجام دے رہے

ہیں جن کے خلاف توہین آمیز تحریر نوائے وقت کے صفحہ ۸ مؤرخہ ۱۷ نومبر ۱۹۸۳ء میں پڑھ کر موکل کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

۴۔ یہ کہ موکل حدیث میں مولانا محمد سرفراز خان صفدر گوجرانوالہ کے شاگرد ہیں اور وہ مولانا سید حسین احمد مدنی کے براہ راست شاگرد ہیں۔ اس طرح مولانا موصوف موکل کے دادا استاد ہیں۔ موکل اس طرح سلسلہ قادریہ راشدیہ میں مولانا عبید اللہ انور سے بیعت ہے اور وہ اپنے والد محترم مولانا احمد علی لاہوریؒ سے بیعت ہیں۔ اس طرح مولانا احمد علی لاہوریؒ موکل کے دادا پیر ہیں جس وجہ سے بھی آپ کے اخبار نوائے وقت میں مضمون پڑھ کر موکل کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

۵۔ یہ کہ آپ کے شائع کردہ مضمون میں مولانا حسین احمد مدنیؒ اور مولانا احمد علی لاہوریؒ بزرگوں کے بارے میں توہین آمیز گستاخانہ اور اشتعال انگیز ریمارکس کی اشاعت سے نہ صرف موکل بلکہ ہزاروں اہل علم ارادت مندوں کے جذبات بھی مجروح ہوتے ہیں۔

۶۔ یہ کہ آپ نے اپنے اخبار نوائے وقت میں مولانا حسین احمد مدنیؒ اور مولانا احمد علی لاہوریؒ کی شان میں گستاخانہ مضمون شائع کرکے غیر قانونی حرکت کی ہے جس سے موکل کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

لہٰذا آپ کو بذریعہ نوٹس بروقت مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ وصولی نوٹس کے بعد اندر پندرہ یوم اپنے اخبار "نوائے وقت" کے صفحہ اول پر مولانا حسین احمد مدنیؒ اور مولانا احمد علی لاہوریؒ جو کہ تاریخی اور روحانی شخصیتیں ہیں، کے بارے میں مذکورہ توہین آمیز اور شر انگیز مضمون کی اشاعت پر معافی نامہ شائع کریں ورنہ آپ کے خلاف ضابطہ فوجداری کے تحت قانونی کارروائی کی جائے گی جس کے تمام خرچہ و ہرجہ کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔

اس لیے آپ کو بذریعہ نوٹس اطلاع کی جا رہی ہے۔

نوٹ: نوٹس تین صفحات صفحہ ۱ تا ۳ پر مشتمل ہے جس کی فوٹو سٹیٹ کاپی اپنے پاس رکھ لی گئی ہے جو کہ بوقت ضرورت عدالت میں پیش کی جائے گی۔ اصل نوٹس آپ کو بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جا رہا ہے۔

والسلام

محمد ابرار خان

ایڈوکیٹ، گوجرانوالہ

دستخط

موکل حافظ گلزار احمد

بقیہ: باہمی اتحاد

مرکزی سطح پر تینوں جماعتوں کے پانچ پانچ نمائندوں پر مشتمل ایک مرکزی کمیٹی بنائی جائے گی۔ یہ کمیٹی ذیلی کمیٹیاں بھی قائم کرے گی۔

مزید طے پایا کہ آج کے بعد تمام سیاسی پروگراموں اور مذاکرات کے اس بارے میں متفقہ اور مشترکہ لائحہ عمل تیار کیا جائے گا اور کوئی جماعت یا اس کا فرد کسی متفقہ فیصلہ کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ اسی طرح مزید کسی جماعت کی اس اتحاد میں شمولیت باہمی مشورہ اور رضامندی سے ہوگی

تینوں جماعتوں کے سربراہوں کے دستخط بھی اس معاہدہ پر ثبت ہوں گے۔

اس معاہدہ پر بھی مذکورہ بالا اکابر کے دستخط ثبت ہیں۔

مشترکہ اعلامیہ اور باہمی معاہدہ کی دستاویزات کی منظوری کے علاوہ اس اجلاس کے شرکاء نے مندرجہ ذیل قرارداد بھی متفقہ طور پر منظور کی۔

==========

تمام مکاتبِ فکر کے

علماء سے متفقہ اپیل

جمعیۃ علماء پاکستان، جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ اہلحدیث کے مرکزی راہنماؤں کا مشترکہ اجلاس تمام مذہبی مکاتبِ فکر کے علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ ملک کی موجودہ سنگین سیاسی صورتحال، اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ میں مسلسل رکاوٹوں اور وطن عزیز کو درپیش نظریاتی اور جغرافیائی خطرات کا احساس کرتے ہوئے مشترکہ دینی و قومی مقاصد کے لیے باہمی اتحاد اور ہم آہنگی کے جذبات کو فروغ دیا جائے اور اپنے اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے باہمی اختلافات کے اظہار کے لیے ایسا باوقار طرزِ عمل اختیار کیا جائے جس سے مذہبی مکاتبِ فکر کے باہمی اختلافات، اسلامی نظام کے نفاذ اور دیگر مشترکہ ملکی و ملی مقاصد کے حصول کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں اور لادین عناصر ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

یہ اجلاس اس یقین اور حقیقت کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ ملک کی سالمیت اور قومی وحدت کے تحفظ، اسلامی نظام کے عملی نفاذ اور جمہوری اقدار کی سربلندی کے لیے اسلامی نظریات کی حامل جماعتوں کا اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اور اس ضرورت کو نظر انداز کرنے کا فائدہ لادین اور ملکی و ملی استحکام کی مخالف قوتوں کو ہی پہنچ سکتا ہے اور اس سے غیر نمائندہ آمرانہ حکومت کے خاتمہ میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔

عبدالصمد صارم الازہری

مجاہد ختم نبوت، امیر شریعت
سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

میں دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم تھا۔ یہ بات شاید ۱۹۳۲ء کی ہے کہ میں نے پہلی بار بخاری مرحوم کو دیکھا۔ وہ مولانا حسین احمد کے مکان پر تشریف لاتے تھے۔ میں ناسمجھ تو تھا ہی، ان کی شہرت سے مرعوب ہو کر مولانا سلطان الحق ذاکر (حال ناظم کتب خانہ دارالعلوم دیوبند جو اس زمانے میں طالب علم تھے) سے پوچھنے لگا کیا یہ ہمارے مولانا حسین احمد مدنی رح سے بڑے ہیں؟ انہوں نے کہا ارے بے وقوف مولانا سے کون بڑا ہو سکتا ہے۔ حضرت شیخ کا تو بہت اونچا مقام ہے۔ دارالعلوم کے صدر المدرسین جو ٹھہرے۔ یہ لوگ تو اچھے مقرر ہیں۔ ایسا ہی سوال میں نے ان سے اس وقت کیا جب امیر شریعت مولانا سجاد بہاری تشریف لاتے اور انہوں نے مجھے اسی قسم کا جواب دیا۔

عطاء اللہ شاہ مرحوم کہیں دور سفر سے آ رہے تھے، ہاتھ میں ڈنڈا تھا۔ ایک حجام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رح کی حجامت بنایا کرتا تھا وہ کھڑا تھا، اس سے کہنے لگے ارے ذرا ان مونچھوں کو مسلمان کر دے۔ ان کی لبیں کچھ زیادہ بڑھ گئی تھیں۔ وہ بولا پلنگ پر تشریف رکھیے۔ انہوں نے اپنا ڈنڈا زمین پر رکھا اور زمین پر بیٹھ گئے۔ فرمایا ارے بس یہیں ٹھیک ہے۔ بات تو معمولی سی تھی، مگر میرے دل پر اس بات کا بڑا اثر پڑا کیونکہ میں ایک ایسے خاندان سے تھا جو بہت ترقی یافتہ تھا اور جس میں عربی پڑھنے والا میں ہی تھا۔ باقی سارے لڑکے علی گڑھ کالج میں پڑھتے تھے۔ پھر یہ کہ میں دارالعلوم کے متمول طالب علموں میں تھا کیونکہ میرے والد صاحب مجھے خرچ کے لیے ماہ بماہ بھیجا کرتے تھے اور ہمارا رہن سہن کرائے کے ایک مکان میں تھا جہاں باورچی ہمارا کھانا پکایا کرتا تھا۔ ان وجوہات سے ہم پوزیشن کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ مرحوم کی یہ بات میرے لیے منارۂ ہدایت بن گئی۔ دارالعلوم کے اور اساتذہ کی خاکساری کو بھی دیکھ کر رفتہ رفتہ دماغ سے تکبر و غرور نکلتا چلا گیا مگر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح کے اس عمل نے میری زندگی کے نہج کو بدل دیا۔

جمعیۃ العلمائے ہند کا سالانہ جلسہ سہارنپور میں ہوا تو جوق در جوق طلبہ سہارنپور گئے۔ میں بھی اس جلسے میں شرکت کے لیے گیا۔ سارے مقررین میں عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر ہمیں پسند آئی۔ ان کے بیان میں جادو تھا۔ انّ من البیان سحرًا کا وہاں مشاہدہ ہو رہا تھا۔ وہ جب چاہتے مجمع کو رلا دیتے اور جب چاہتے ہنسا دیتے مگر اس سے زیادہ حیران کن یہ بات تھی کہ ابھی انہوں نے مجمع کو رلایا اور دوسرے ہی منٹ ہنسا دیا۔ پھر رلایا پھر ہنسایا۔ ایسی جادو بیانی میں نے کسی مقرر میں نہیں دیکھی البتہ شورش کاشمیری بھی ایسا ہی جادو جگاتا تھا۔

سید عطاء اللہ شاہ رح نے کہا ارے لوگ کہتے ہیں ہندو ہمیں کھا جائے گا، کانگریس میں شامل نہ ہو۔ ارے ہندو تو مرغ کی ایک ٹانگ نہیں کھا سکتا، تمہیں کیسے کھا جائے گا جو سینکڑوں گائے ہضم کیے پھرتے ہو۔ لوگ کہتے ہیں ہمیں ہندو نے خرید لیا ہے۔ ارے گورنمنٹ ہمیں کیوں نہیں خرید سکتی۔

ایک دفعہ تقریر کرتے ہوئے کہنے لگے میرے لڑکے کی ختنہ ہوئی۔ اگلے دن میرے ایک دوست کو پتہ چل گیا تو وہ مجھ سے شکایت کرنے لگا کہ مجھے کیوں نہیں بلایا؟ میں نے کہا ارے تجھے کیا بلاتا وہ تو ذرا سا چھیچھڑا تھا، نائی نے کاٹ کر پھینک دیا۔ اس میں کیا پلاؤ پکتا جو میں دوستوں کو بلاتا۔ یہ بات انہوں نے رسم و رواج کے مٹانے کے لیے کہی تھی اور بتایا تھا کہ مسلمان شادی بیاہ وغیرہ میں بے جا اسراف کر کے ہندو کے مقروض ہو گئے ہیں۔ فرمایا ایک دفعہ میرے چھوٹے سے بچے نے میری داڑھی پکڑ لی۔ میں نے جھٹ اس کے بال پکڑ کر کھینچے۔ کہنے لگا ابا جی۔ میں نے کہا ہاں بیٹے جی! یہ بات انہوں نے اس سلسلہ میں کہی تھی کہ مخالف کی سختی سے گرفت کرو تب ہی وہ پیچھا چھوڑے گا۔

وہ اکثر دیوبند تشریف لاتے اور مولانا مدنی رح کے مہمان ہوتے، طالب علم ان کے ارد گرد جمع ہو جاتے تو وہ بڑی دلچسپ باتیں سنایا کرتے تھے۔ ان کی ہر بات

تحریر: حماد سواتی

ہماری جدّوجہد صرف اسلام کے لیے ہے اور اسلام کے لیے ہی جاری رہے گی۔

جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ العالی سے

ایک اہم انٹرویو

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کا شمار پاکستان بلکہ برصغیر کے بزرگ ترین علماء میں ہوتا ہے۔ علمی تبحر، نیکی، تقوی، جہد مسلسل اور علم حدیث کے ساتھ خصوصی شغف کے باعث دنیائے اسلام کے سرکردہ علماء کرام میں انہیں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ وہ صحیح معنوں میں عاشقِ رسولؐ ہیں۔ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو، روضۃ المطہرۃ صاحبہا التحیہ والسلام کا تذکرہ ہو، حرمین شریفین کی بات چل پڑے، جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی گفتگو ہو، مولانا درخواستی کی گفتگو کا انداز بدل جاتا ہے، آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے، لہجہ کا سوز فزوں تر ہو جاتا ہے اور پھر ذکرِ یارؐ کا یہ سلسلہ نہ صرف انہیں بلکہ ان کی محفل کے شرکاء کو بھی جذب و کیف کی ایک نئی دنیا سے روشناس کرا دیتا ہے۔

حضرت درخواستی مدظلہ العالی علم و فضل اور احسان و سلوک کی طرح سیاست کے محاذ پر بھی صف اوّل کے بزرگ گنے جاتے ہیں۔ ایک عام آدمی جب انہیں دیکھتا ہے، ان کی مجلس میں بیٹھتا ہے، ان کے جذب و کیف کا مشاہدہ کرتا ہے اور ان کی گفتگو سنتا ہے تو وہ حیران ہو جاتا ہے کہ عشق و مستی اور جذب و کیف کی دنیا کا یہ مردِ درویش سیاست کی بوقلمونیوں کے ساتھ نباہ کیسے کرتا ہوگا مگر یہ مردِ قلندر ہر میدان میں اپنی بصیرت اور امتیاز کے نقوش قائم کرتا چلا جا رہا ہے۔

مولانا درخواستی فکرِ ولی اللّٰہی کی ترجمان جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سربراہ ہیں۔ ملک کے معروف دینی ادارہ مدرسہ مخزن العلوم والفیوض عید گاہ خانپور ضلع رحیم یار خاں کے مہتمم اور ملک بھر کے سینکڑوں دینی مدارس کے سرپرست و معاون ہیں۔ شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر ہیں۔ امام ولی اللہ دہلویؒ کے افکار و تعلیمات سے خصوصی لگاؤ ہے۔ علماء دیوبند کی روایات اور عظمتوں کے امین ہیں اور اپنے دو عظیم روحانی پیشواؤں حضرت اقدس مولانا غلام محمد دین پوری قدس سرہ العزیز اور حضرت اقدس مولانا تاج محمود امروٹی قدس سرہ العزیز کے روحانی مشن کو سنبھالے ہوئے ملک بھر میں لاکھوں مسلمانوں کی روحانی تربیت فرما رہے ہیں۔

مزاج کا تنوع اور جذب و کیف ان کا خاصہ ہے اور حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم کے بقول حضرت درخواستی دامت برکاتہم اس دور میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔ عمر عزیز ۸۵ کے ہندسے کو چھو چکی ہے، بیماریوں کا حصار سخت ہوتا جا رہا ہے۔ ضعف اور بڑھاپا بڑھتا جا رہا ہے لیکن عزم جوان ہے۔ ارادے بلند ہیں اور تمام بیماریوں اور ضعف کے جب کوئی فیصلہ کر کے اس پر ڈٹ جاتے ہیں اور کسی مشن کے لیے چل پڑتے ہیں تو ان کا استقلال، استقامت، جہدِ مسلسل، شب و روز کی محنت اور عزم و حوصلہ اچھے خاصے نوجوانوں کو شرما دیتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات حسرت آیات کے بعد جب مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے نام پر لادین عناصر سے سیاسی گٹھ جوڑ کا سلسلہ شروع ہوا تو یہ خطرہ شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا کہ علماء حق کا یہ قافلہ بھی روایتی سیاسی جماعتوں کی طرح دینی تشخص و امتیاز سے بے نیاز سیاسی شاہراہ کی طرف اپنا رُخ موڑ رہا ہے اور فکرِ ولی اللّٰہی کی داعی اس تنظیم نے سیاست کا رُخ اپنی مرضی سے متعین کرنے کی بجائے خود کو سیاسی حالات کے دھارے کے سپرد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن پاکستان کے عوام اور سیاسی کارکنوں نے دیکھا کہ مولانا محمد عبداللہ درخواستی اور مولانا عبیداللہ انور کی قد آور شخصیات جماعتی پالیسی کے رُخ کی تبدیلی کی راہ میں سدِ سکندری بن گئیں اور ان دونوں بزرگوں نے طعن و تشنیع، مخالفت و تنقید اور تخویف و تحریص کا ہر وار خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر کے جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی کا رُخ اپنی اصلی منزل کی طرف قائم رکھا۔

یہ مولانا عبیداللہ انور کی استقامت اور مولانا محمد عبداللہ درخواستی کا عزم و حوصلہ ہی تھا جس نے نہ صرف جمعیۃ علماء اسلام کو قومی سیاست میں دینی تشخص کا پرچم سنبھالے رکھنے پر مجبور کیا بلکہ بعض دوستوں کے بقول "جمعیۃ کی یہ بیمار اور معطل قیادت" کھینچ تان کر قومی سیاست کو پھر اس موڑ پر لے آئی

ہے کہ قومی سیاست میں دینی مقاصد کی بالادستی کی بات کھلے بندوں ہونے لگی ہے دینی جماعتیں متحد ہو رہی ہیں۔ شیرانوالہ نے اپنی دینی وسیاسی مرکزیت کی طرف پوری قوم کو دوبارہ متوجہ کر لیا ہے اور قومی سیاست کو دینی مقاصد سے الگ رکھنے کی خواہشمند لادینی لابی کے لیے "موتوا بغیظکم" کے مصداق دانت پیسنے اور ہاتھ بچانے کے سوا کوئی چارہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔

مولانا محمد عبد اللہ درخواستی کچھ عرصے سے بیمار ہیں اور اسی لیے جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ۱۹ نومبر کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے۔ کچھ عرصہ بہاولپور میں زیرِ علاج رہے اور اب خانپور میں ہیں۔ گذشتہ دنوں خانپور میں ان کی رہائش گاہ پر ان کی خدمت میں حاضری اور ملاقات و گفتگو کا شرف حاصل ہوا اور مختلف قومی و دینی مسائل کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ حضرت درخواستی مدظلہ العالی نے علالت اور ضعف کے باوجود پورے عزم وحوصلہ کے ساتھ مختلف امور پر بات چیت فرمائی۔ ان کی گفتگو کے چند اہم حصے نذرِ قارئین ہیں۔

اسلامی نظام

مولانا درخواستی نے کہا کہ ہمارا سب سے بڑا اور اولین مقصد اس ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ ہے۔ ہم نے ہمیشہ اسی کے لیے جدوجہد کی ہے اور آئندہ بھی اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ پاکستان کا قیام اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے عمل میں آیا تھا۔ برصغیر کے مسلمانوں نے صرف اسی مقصد کے لیے قربانیاں دی تھیں لیکن پاکستان میں برسرِ اقتدار آنے والی حکومتوں نے اسلامی نظام کے نفاذ کی بجائے اسلام کے نعرے کو اقتدار کے تحفظ کے لیے استعمال کیا ہے اور آج بھی یہی سلسلہ جاری ہے۔ اس لیے آج زیادہ محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہے تاکہ ہم اسلام کی سربلندی کا مقصد حاصل کر سکیں۔

جمہوری مطالبات

انہوں نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ جمہوری عمل کی بحالی اور دیگر جمہوری مطالبات کی حمایت کی ہے اور آج بھی ہمارا مطالبہ ہے کہ جمہوری عمل بحال کیا جائے۔ عوام کے غصب شدہ شہری اور بنیادی حقوق انہیں واپس کیے جائیں، ۱۹۷۳ء کا آئین بحال کیا جائے، مارشل لاء ختم کیا جائے اور آزادانہ انتخابات کرا کے اقتدار منتخب نمائندوں کے حوالے کر دیا جائے۔ ہمارے موجودہ سیاسی بحران کا حل یہی ہے اور اس حل میں جتنی تاخیر کی جائے گی قوم کو نقصان ہوگا اور سیاسی بحران بڑھتا جائے گا۔

آئینی مسائل

انہوں نے کہا کہ جو قومی مسائل ۱۹۷۳ء کے آئین میں ملک کے چاروں صوبوں کے نمائندوں نے متفقہ طور پر طے کر دیے ہیں ان کو از سرِ نو متنازعہ بنانے کے لیے موجودہ حکومت کی کوششوں کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔ اس سے ایک نیا آئینی بحران پیدا ہوگا اور جس طرح پہلے اسی قسم کے ایک آئینی بحران نے ملک کے آدھے حصے کو نگل لیا ہے۔ نیا آئینی بحران بھی قوم کی وحدت اور ملک کی سالمیت کے لیے شدید خطرات کا باعث بن سکتا ہے۔ پوری قوم ۱۹۷۳ء کے آئین پر متفق ہے اور اس میں ترمیم کا اختیار صرف منتخب پارلیمنٹ کو ہے۔

اسی طرح انتخابات وہی قوم کے لیے قابلِ قبول ہوں گے جن میں سیاسی جماعتوں کا بھرپور کردار شامل ہوگا۔ سیاسی جماعتوں کے بغیر انتخابات محض ڈرامہ ہوں گے اور ان کے ذریعہ ایسے لوگ اسمبلیوں میں آئیں گے جن کا کام حکمرانوں کی ہاں میں ہاں ملانے کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

قادیانی مسئلہ

انہوں نے کہا کہ قادیانی مسئلہ بھی دن بدن سنگین صورتحال اختیار کرتا جا رہا ہے۔ حکومت نے قادیانیوں کے مسئلہ کے حل کی طرف توجہ نہیں دی بلکہ حکومت کے اقدامات اور پالیسی سے قادیانیوں کو شہ ملی ہے جس کی وجہ سے قادیانی گروہ کے افراد جارحیت پر اتر آئے ہیں۔ وہ مختلف مقامات میں مسلمانوں پر حملے کر رہے ہیں۔ انہوں نے اسلم قریشی کو اغوا کیا ہوا ہے اور وہ آئین کے فیصلے کو قبول نہیں کر رہے بلکہ اسلام کے نام پر اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کر کے ملتِ اسلامیہ کے جذبات اور آئین کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت سے کہا تھا کہ وہ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سے رابطہ قائم کر کے مشترکہ لائحہ عمل طے کرے۔ چنانچہ گذشتہ دنوں شیرانوالہ لاہور میں تمام مکاتبِ فکر کے سرکردہ اکابر نے جمع ہو کر اس سلسلہ میں جو فیصلہ کیا ہے جمعیۃ علماء اسلام اس کی حمایت کرتی ہے اور قادیانی مسئلہ کے حل کے لیے جو بھی مشترکہ لائحہ عمل طے کیا گیا جمعیۃ علماء اسلام اس پر پوری طرح عملدرآمد کرے گی۔

سہ جماعتی اتحاد

حضرت درخواستی مدظلہ نے فرمایا کہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی قدس سرہ العزیز جب مالٹا کی اسارت سے واپس آئے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ میں ساری زندگی کے تجربہ میں مسلمانوں کے زوال کا سبب دو باتوں کو سمجھتا ہوں۔ ایک قرآن کریم سے بے اعتنائی ہے اور دوسرا سبب مسلمانوں کے آپس کے جھگڑے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام حضرت شیخ الہندؒ کے اس ارشاد کے مطابق ملک بھر میں قرآن و حدیث کی تعلیمات کے فروغ کے لیے بھی کوشش کرتی ہے اور جمعیۃ سے وابستہ

ہزاروں علماء مدارس و مساجد میں تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور اسی طرح مسلمانوں کے مختلف طبقوں اور مکاتب فکر کے درمیان اتحاد و مفاہمت کے لیے بھی جمعیۃ نے ہمیشہ جدوجہد کی ہے۔ جب بھی قوم کے اتحاد کی ضرورت کو شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا ہے جمعیۃ نہ صرف اس میں شریک ہوئی ہے بلکہ اس کی داعی بنی ہے۔

آج ملک میں اسلامی نظام کے راستہ میں سرکاری افسران اور لادین عناصر جو رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں، اسلامی نظام کی بدنامی ہو رہی ہے اور قادیانی گروہ کی جارحیت بڑھتی جا رہی ہے۔ دینی جماعتوں کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ علماء دیوبند کی مختلف جماعتوں میں بھی اتحاد ہو اور ہم نے اس کے لیے متعدد بار کوشش بھی کی ہے۔ خود میں نے خانپور میں تمام دیوبندی جماعتوں کا اجلاس بلایا تھا تاکہ اتحاد ہو جائے اور اب بھی ہم اس کے لیے کوشش کریں گے۔

اسی طرح مختلف فرقوں کے درمیان بھی تلخی کو کم ہونا چاہیئے تاکہ وہ مل جل کر اسلامی نظام کے نفاذ اور قادیانی مسئلہ کے حل کی طرف پیش رفت کر سکیں۔ جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ العلماء پاکستان اور جمعیۃ اہلحدیث کا اشتراک و تعاون بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور اس اتحاد کا مقصد یہ ہے کہ ہم سب مل جل کر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوری عمل کی بحالی کے لیے جدوجہد کریں۔ قومی مقاصد ہمیشہ مشترکہ جدوجہد کے ذریعے ہی حاصل ہوتے ہیں اور آج کے حالات میں دینی قوتوں کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت بن چکا ہے۔

بقیہ: عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

لطیفہ ہوتی تھی۔

ایک دفعہ ان کی تقریر ہمارے وطن میں ہوئی تو وہ لوگ جو کبھی سینما جانے سے ناغہ نہ کرتے تھے اور اوّل درجے کے بدمعاش تھے، ان کی تقریر سننے کے لیے آتے، کسی نے پوچھا ارے تو یہاں کہاں؟ بولا سینما میں وہ مزا نہیں آتا جو ان کی تقریر میں آتا ہے۔

ایک دفعہ دلّی میں ان کی تقریر کے سننے کا اتفاق ہوا۔ عشاء کی نماز کے بعد ان کی تقریر شروع ہوئی اور رات کے تین بج گئے مگر کیا مجال جو ایک متنفس بھی جلسے سے اٹھ کر گیا ہو۔ ان کے جلسوں میں ہندو بھی کثرت آتے تھے تو وہ ان کو کھری کھری سناتے تھے اور خوب چوٹیں کرتے کہ بنیے کا دل بڑا ہی چھوٹا ہوتا ہے۔ وہ سب کچھ اس طرح کہہ جاتے کہ سننے والے کو ناگوار ی نہ ہوتی۔ یہ بات ان کی زبان کے جادو کی وجہ سے تھی۔

ایک دفعہ کسی طالب علم نے دریافت کیا مولانا آپ نے کوئی کتاب لکھی ہے؟ فرمایا ارے بے وقوف ہم کتابیں لکھیں گے، ہم پر تو کتابیں لکھی جائیں گی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریر کا ابوالکلام آزادؒ کی تقریر سے موازنہ کرتے ہوئے ایک طالب علم نقاد نے فرمایا تھا۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریر ساری رات سنتے رہو، گھر جا کر سوچو کہ کیا کہا تو کام کی بات ذرا سی نکلے گی اور ابوالکلام آزادؒ کی تقریر ایک گھنٹہ سنو گے تو معلومات کا ذخیرہ ساتھ لے کر اٹھو گے اور بہت سی نئی باتوں کا انکشاف ہو گا۔

دلّی میں جمعیۃ علماء ہند کا سالانہ جلسہ تھا۔ انگریزی حکومت نے ان کے دہلی کے داخلے پر پابندی لگا رکھی تھی۔ عطاء اللہ شاہ نے ایک تہبند باندھی، سر پر گھاس کا گٹھا رکھا اور ایک موٹی سی لاٹھی لی، کسی نے نہ پہچانا اور وہ خفیہ پولیس کی نظروں سے بچتے بچاتے جلسہ گاہ میں پہنچ گئے، اپنی داڑھی کو جھٹکتے ہوئے کہا، میں ہوں عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ کیسے خفیہ پولیس کی نگاہوں سے بچ کر جلسہ گاہ میں آ گئے اور جلسہ گاہ کے باہر جو خفیہ پولیس کھڑی ہے ان کی آنکھوں میں بھی دھول جھونک کر چلے آتے۔ اسٹیج پر آ کر ہی وہ اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہوئے تھے لہٰذا خفیہ پولیس انہیں پکڑ نہ سکی۔

وہ دوران تقریر اردو فارسی شعر بڑی خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔ ایک شعر یاد رہ گیا ہے ؎

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق
ہر ہوسناکے نہ داند جام و سندان باختن

بقیہ: قادیانیوں کی سرپرستی

کرتا ہے۔ تمام ملازم سخت پریشان ہیں۔

حال ہی میں ۸ ستمبر ۸۳ء کو اسی مینجنگ ڈائریکٹر نے ملز کے ایک چوکیدار گل زمان کو بلا وجہ نوکری سے نکال دیا۔ برخواستگی کے خط میں کوئی معقول وجہ نہیں لکھی۔

مملکت خداداد پاکستان میں جو خالصتاً اسلامی نظام حکومت قائم کرنے کے لیے حاصل کیا گیا تھا غیر مسلم اقلیت زور پکڑ رہی ہے۔ مسلمان اکثریت میں ہوتے ہوئے بھی بے دست و پا ہیں، مجبور ہیں۔ قادیانی اقلیت کا عتاب ان پر نازل ہے۔ ہم حکومت وقت سے پوچھتے ہیں کہ آخر یہ سلسلہ کب تک چلے گا؟ قادیانی نوازی کب ترک ہو گی؟ ان مظلوموں کی کب سنی جائے گی؟

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مسلمان حکمران روز حساب محمدؐ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے؟

ارباب حکومت محمدؐ عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ناموس پر ڈاکہ ڈالنے والے شخص کے پیروکاروں کی سرپرستی کر کے کس بیرونی طاقت کو خوش کر رہے ہیں؟

مسلمان ملازمین کو پریشان کرنے اور مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا ایسے واقعات کا اعادے میں اضافہ کس کی شہ پر ہو رہا ہے؟

یہ تمام سوالات صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق صاحب سے ہیں۔ قوم جوابات کی منتظر ہے۔

مولانا محمد رحیم صاحب حقانی

علمی جواہر اور روحانی قند پارے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نے ابتدائی علوم کی تعلیم مولانا شمس الدین خوارزمی سے پائی تھی اور حدیث میں آپ کو مولانا کمال الدین زاہد محمد ابن احمد ماریکالی سے شرف تلمذ حاصل تھا جو صاحب مشارق الانوار امام حسن ابن محمد اصفہانی کے شاگرد اور ایک واسطہ سے صاحب ہدایہؒ کے شاگرد تھے اور حضرت شیخ فرید الدین گنج شکرؒ سے علوم حاصل کر کے علمی اور روحانی ترقی میں مزید اضافہ ہوا۔ آپ کے علمی مقام اور وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ مشہور معتزلی فاضل علامہ محمود جار اللہ زمخشری کی دو تصانیف کشاف اور مفصل کو مولانا رکن الدین چیغر نے سلطان المشائخ کی خاطر نقل کر کے خدمت میں حاضر کیں۔ آپ کا ادبی مقام اتنا بلند اور ارفع تھا کہ وقت کا یگانہ روزگار مشہور فارسی کا شاعر جس کو فارسی طرز اور شاعری میں سب سے بلند مقام حاصل تھا کو شاعری میں مشورے دیا کرتے تھے اور رہنمائی فرماتے تھے۔ سلطان غیاث الدین کے دربار میں آپ نے مسئلہ سماع پر فصیح اور بلیغ تقریر کی اس سے آپ کی وسعت نظر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں علوم ظاہریہ میں جتنے بھی فنون ہیں سب میں آپ کو امتیازی شان حاصل ہے۔ اللہ نے حضرت خواجہ صاحبؒ کو علمیہ ملکہ راسخہ تمام نصیب فرمایا تھا۔ آپ کی علمیت کا اندازہ خود آپ کے مکتوبات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

خلفاء وقت پر اثر:

حضرت سلطان المشائخ نے اپنے خلفاء اور مریدین کی بہت توجہ سے تربیت فرمائی تھی۔ سلطان علاء الدین خلجی کا ایک خاص مشیر جو کہ ارکان سلطنت میں سے تھا آپ کا خاص معتقد بن گیا۔ صحبت کا اتنا اثر ہوا کہ دربار کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے خانقاہی زندگی اختیار کر لی۔ بادشاہ نے حاجب بھیجا حضرت آپ ہر ایک کو اپنے ایسا بنا لیتے ہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا اپنا کیا اپنے سے بہتر۔ آپ کی نظر میں سلاطین کے کر و فر اور رعب و دبدبہ کی کوئی وقعت نہ تھی۔ آپ نے ہمیشہ حق کہا اور حق پرستوں کی حمایت کرتے ہوئے اعلاء کلمۃ اللہ کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے جاری و ساری فرمایا۔ آپ نے اپنے خلفاء میں ایسے تمام اوصاف و کمالات پیدا کر دیے جو مشائخ عظام کے لیے ضروری ہیں۔ وہ جو زیور علم سے عاری تھے آپ نے ان پر محنت کر کے علم سے آراستہ کیا اور ان کے دلوں سے بحث و مباحثہ کی عادت جو کہ فطری بن چکی تھی ختم کر دیا اور جو فخر و تکبر کی وجہ سے اولیاء اللہ کو حقارت کی نظروں سے دیکھتے تھے آپ کی تعلیم اور پرکشش صحبت کی وجہ سے صرف زیب مجلس نہیں بلکہ خود تقلید کے نمونے بن گئے۔ آپ کے ایک مشہور خلیفہ مولانا نصیر الدین جو کہ آپ کے اصل جانشینوں میں سے ہیں نے ایک دفعہ آرزو ظاہر فرما کر امیر خسروؒ کو حضرت کے لیے سفارشی بنایا کہ میں یہاں لوگوں کی کثرتِ ملاقات اور ہجوم سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہوں اور جی چاہتا ہے کہ کسی پہاڑ میں جا کر وہاں ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاؤں۔

امیر خسروؒ نے جب یہ پیغام سنایا تو ارشاد ہوا ان سے کہہ دو کہ تمہیں مخلوق کے درمیان رہنا ہوگا اور مخلوق کی بے رخی اور بے مروتی کو برداشت کرنا ہوگا اور اس کا بدلہ سخاوت اور ایثار سے دینا ہوگا۔

حضرت سلطان المشائخ کے اہل سلسلہ میں سے حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کو بھی اشاعت اسلام کے سلسلہ میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ بابا فرید الدین گنج شکر کا تذکرہ جس مصنف نے لکھا ہے اس نے لکھا ہے کہ تقریباً سولہ قوموں کو انہوں نے تعلیم و تربیت سے مشرف بہ اسلام کیا۔

فوائد الفواد میں ہے کہ ایک مسلمان غلام نے اپنے ساتھ ایک ہندو دوست کو بھی آپ کی مجلس میں حاضر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اجنبی کون ساتھ لایا ہے۔ جواب دیا کہ یہ ہندو ہے اور اسی سلسلہ میں آیا ہے کہ آپ کی صحبت جاذبہ سے متاثر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو جائے۔ یہ سنتے ہی آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے اور فرمایا کہ کسی کے کہنے سننے سے اس قوم کا دل نہیں پھرتا۔ ہاں کسی نیک بندے کی صحبت اگر نصیب ہو جائے تو امید ہے کہ صحبت کی برکت سے مسلمان ہو جائے۔

الغرض ہندوستان میں اسلام میں داخل ہونے کے لیے سب سے بڑا سبب چشتی خانقاہوں کا قیام ہے جنہوں نے بلاواسطہ اور بالواسطہ تمام غیر مسلم اقوام کو اپنے اخلاق، روحانیات اور مساوات و اخوت ہمدردی سے متاثر کیا اور یہ ایک مسلم حقیقت ہے

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

آخری قسط

ظہور الدین بٹ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ

طالب علموں کے نام پیغام

حضرت شاہ ولی اللہؒ طالب علموں سے کہتے ہیں:

"یاد رکھو! علم نام ہے قرآن پاک کی کسی آیت مبارکہ کا یا ایسی سنت کا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہو جسے امت کا بہت بڑا حصہ تسلیم کرتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا ہو۔ تم پر لازم ہے کہ تم علم حاصل کرو، قرآن پاک پڑھو، اسے سمجھو اور اس پر عمل کرو۔ قرآن پاک کے مشکل الفاظ کے معنی یاد کرو۔ اس کی آیات کریمہ یا سورتوں کے نازل ہونے کی وجوہات تلاش کرو، ان پر غور و فکر کرو کہ کس وقت اور کن حالات میں قرآن کریم کی کون سی سورت یا آیت نازل ہوئی کیونکہ اس قسم کے غور و فکر سے آیات پاک کے سچے اور حقیقی معنی اور مقاصد کو پانا آسان ہو جاتا ہے)۔

جس طرح ان آیات کی شانِ نزول تلاش کرو، بالکل اسی طرح تم اس بات پر بھی خوب سوچ کر جو حدیث حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے، اس کے بیان کرنے والے کون صحابی اور بزرگ ہیں؟ اگر اس کے بیان کرنے والے سچے اور قابلِ اعتماد ہیں تو تم اس حدیث پر عمل کرو مثلاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز کس طریقے سے پڑھا کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیسے فرماتے تھے؟ انہوں نے حج بیت اللہ کیسے کیا؟ ان کے جہاد کرنے کا طریقہ کیا تھا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی آدمی سے بات چیت کرتے تو ان کا گفتگو کرنے کا انداز کیا ہوا کرتا تھا؟ آپؐ دوستوں اور اپنے دشمنوں سے کس طرح پیش آیا کرتے تھے؟ جب آپؐ کسی غیر مسلم سے ہمکلام ہوا کرتے تھے تو اسے کس طرح مخاطب کرتے تھے؟ جب ننھے بچوں سے ملتے تو ان پر آپؐ کیسے شفقت فرماتے تھے؟ نوجوانوں سے کس انداز میں بات کیا کرتے تھے۔ اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں سے ملتے تو انہیں کیسے خوش آمدید کہتے؟ جب تم ان باتوں کی تحقیق کر لو تو پھر ان تمام باتوں پر اس طور پر عمل کرو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت زندہ ہو جائے۔ بالکل اسی طرح فرائض کو سمجھنے کی کوشش کرو کہ وضو میں کتنے ارکان ہیں۔ نماز کے ارکان کیا ہیں؟ کتنے مال پر زکوٰۃ دینا فرض ہے؟ اگر کوئی فرد مر جائے تو اس کی جائیداد اور مال کو اس کی اولاد اور اس کے عزیزوں اور رشتہ داروں میں کس طرح تقسیم کیا جائے؟"

آپؒ نے فرمایا:

"اے طالب علمو! یاد رکھو، ان فرائض کا سمجھنا اور جاننا تم میں سے ہر ایک کے لیے نہایت ضروری ہے۔ تمہیں یہ بات بھی اپنے ذہن میں بٹھا لینا چاہیے کہ یہ علوم انسانوں کی منزل نہیں ہیں بلکہ آپ کی منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے وسیلہ ہیں۔

علم کے سیکھنے کا بہترین مقصد یہ ہے کہ علم جسے تم نے سیکھا ہے اسے عام کرو اور دوسرے مسلمانوں تک پہنچاؤ۔ ان کی بستیوں میں پھیلاؤ تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان دین کی تعلیمات اور اس کے فرائض کو سمجھ سکیں۔

جھوٹوں اور دکھاوے کی عبادت کرنے والوں سے خطاب

شاہ ولی اللہؒ جھوٹے اور ظاہری عبادت گزاروں سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں تم سے پوچھتا ہوں، تم نے دین کو مسلمانوں کے لیے مشکل کیوں بنا دیا ہے؟ اے خانقاہوں میں رہنے والو! تم نے دین کو زبردستی اپنے اردگرد کیوں لپیٹ رکھا ہے؟ کیا تمہاری

عادت میں یہ بات شامل ہو گئی ہے کہ تم ہر فضول اور بے کار شے پر ایمان لے آؤ اور اسے دین کا حصہ بنا دو، اس وجہ سے کہ وہ تمہارے لیے فائدہ مند ہے۔ تم نے لوگوں کو جھوٹی اور خود ساختہ باتیں سنا سنا کر دین کو ان پر بھاری بنا دیا ہے۔ حالانکہ تم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ تم دین حق کے ماننے والوں کے لیے آسانیاں پیدا کرو۔ انہیں اسلام کے بتائے ہوئے سیدھے اور سچے راستے پر چلاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اہم ذمہ داری سونپ رکھی ہے کہ تم دین کو اس کی اصلی صورت میں لوگوں تک پہنچاؤ۔ اگر تم دنیا کے لالچ میں پھنس کر لوگوں کو ان کے صحیح راستے سے بھٹکا اور گمراہ کر رہے ہو تو تم یقین کر لو کہ تم نقصان میں ہو۔ تمہیں ایک نہ ایک دن خدا کے سامنے جوابدہ ہونا ہو گا۔"

عام مسلمانوں سے خطاب:

شاہ ولی اللہؒ عام لوگوں سے فرماتے ہیں:

"اے لوگو! اپنے پیٹ کی خواہشوں کو کھانوں سے پورا کرو۔ بادشاہوں اور امیروں کے وظیفوں پر پلنے کی بجائے تمہیں محنت اور مشقت کی عادت ڈالنی چاہیے۔ محنت کر کے اتنا کماؤ جس سے تم اپنی تمام ضرورتیں آسانی سے پوری کر سکو۔ صبح نماز سے پہلے اٹھو اور اس وقت تک مت سوؤ جب تک تم اپنا رزق تلاش نہ کر لو۔

اے آدم کی اولاد! تمام دن اللہ تعالیٰ کے ہی بنائے ہوئے ہیں۔ تم نے غلط رسمیں اختیار کر رکھی ہیں۔ عاشورہ کے دن تم جمع ہو کر غلط حرکتیں کرتے ہو۔ ایک جماعت نے اس دن کو ماتم کا دن بنا رکھا ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ کربلا کے میدان میں جو کچھ بھی ہو گذرا اس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل تھی؟

اگر اس دن حضرت حسینؓ اور ان کے عزیز اور رشتہ دار شہید کر دیے گئے تھے تو ذرا بتاؤ وہ کون سا دن ہے جس دن کسی اللہ کے نیک اور محبوب بندے کو موت نہ آئی ہو؟ شب برات پر تم جاہلوں کی طرح کھیل تماشے کرتے ہو۔ شادیوں کے موقع پر فضول خرچی سے کام لیتے ہو۔ نماز سے غافل اور دین سے بیزار ہو۔

جب مؤذن اذان دیتا ہے تو تم اس پر توجہ نہیں دیتے۔ تم تو صرف مال و دولت کمانے اور جمع کرنے کی حرص میں لگے رہتے ہو۔ اسی طرح تم رمضان شریف میں روزوں سے کوتاہی کرتے ہو اور سو طرح کے بہانے تراش کر روزے ضائع کر دیتے ہو۔

تم میں سے بعض لوگ حاجتیں اور منتیں ماننے کے لیے کافروں کی طرح بزرگوں کے مزار پر جاتے ہیں۔ تم جانتے ہو! تم ایسا کرنے سے کتنے بڑے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہو؟ تم ہی بتاؤ آخر ان بزرگوں کے مزاروں پر جا کر منتیں اور حاجتیں مانگنے میں اور خود اپنے ہاتھوں بنائے ہوئے معبودوں کی پوجا کرنے میں کیا فرق ہے؟

اے آدم کے بیٹو اور بیٹیوں! تم دینی اور اخلاقی اصولوں اور اچھائیوں کو بھول چکے ہو۔ تمہیں اپنے اسلاف اور ان کے کارنامے اور اچھی اچھی باتیں بھی یاد نہیں۔ حرام' جس سے تمہیں روکا گیا ہے' تمہیں اچھا لگتا ہے اور حلال' جس کی تمہیں اجازت ہے' برا لگتا ہے۔ جس کام کے کرنے سے تمہیں منع کیا گیا ہے وہ کام تم ضرور کرتے ہو اور جس کام کے کرنے کی تمہیں اللہ اور رسولؐ نے ہدایت کی ہے اس سے تم آنکھیں چراتے ہو۔

تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم برائی کا راستہ چھوڑ کر نیکی کا سیدھا راستہ اختیار کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہو کر تم پر اپنی رحمتیں اور نعمتیں نازل فرمائے"

شاہ ولی اللہؒ حج بیت اللہ اور روضہ نبویؐ سے واپسی کے بعد تقریباً بتیس تینتیس سال زندہ رہے۔ اپنی زندگی کے ان سالوں میں آپ مسلمانوں کی اصلاح اور ایک صحیح اسلامی ریاست کے قیام کی کوششیں کرتے رہے۔ انگریز جو آہستہ آہستہ پورے ہندوستان پر قبضہ کرنے اور یہاں پر ایک ظالمانہ حکومت قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے بنگال کے بعض حصوں پر اپنے قدم جمانے میں کامیاب ہو چکے تھے۔

حضرت شاہ ولیؒ کو ان سامراجیوں سے شدید نفرت تھی۔ آپ ان کے منصوبوں کو سمجھ رہے تھے مگر اکیلے اور بے بس تھے۔

ساری مسلمان قوم تو خوابِ خرگوش کے مزے لے رہی تھی اور اپنی ذمہ داریوں کو بھول چکی تھی۔

آپ کی وفات سے چند سال پہلے مسلمانوں کی حکومت اتنی کمزور ہو چکی تھی اور مسلمانوں کی عیش پرستی، کاہلی اور سستی اس درجہ بڑھ چکی تھی کہ بیان نہیں کی جا سکتی۔ سکھ اور مرہٹے ایک مرتبہ پھر مسلمانوں کی حکومت کے لیے خطرہ بن چکے تھے۔ کوئی پتہ نہ تھا وہ کب "دہلی" جو مسلمانوں کا دارالخلافہ تھا حملہ کر دیں۔ شاہ ولی اللہؒ کی خواہش پر احمد شاہ ابدالی نے ہندوستان پر حملہ کیا تھا مگر خدا جانے کیوں وہ دہلی کا تخت شاہ عالم کے لیے چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

احمد شاہ ابدالی کی ہندوستان سے واپسی کے صرف دو سال بعد شاہ صاحب ١١٧٦ھ بمطابق ١٧٦٣ء میں اکسٹھ سال کی عمر میں بیماری کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ آپ کو انگریزوں سے سخت نفرت تھی۔ آپ کی ساری زندگی ہندوستان کو انگریزوں کے ظالمانہ قبضہ سے بچانے میں گذری لیکن افسوس انگریز جو ١٧٥٧ء میں ہندو سیٹھوں کی ملی بھگت سے بنگال کے مسلمان حکمران نواب سراج الدولہ شہید کے سپہ سالار کو خریدنے میں کامیاب ہو گئے تھے اب وہ مرہٹوں سے ایک فیصلہ کن جنگ کی تیاریاں کر رہے تھے۔ وہ مرہٹوں کو شکست دے پورے ہندوستان پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے۔

برطانوی غاصب آخر کار مسلمان بادشاہ شاہ عالم کے حلیف سندھیا (مرہٹہ سردار) کی فوج کو ١٧٩٤ء میں علی گڑھ کے قریب شکست دینے میں کامیاب ہو گئے۔ مرہٹہ سردار کی شکست کے بعد لارڈ کلائیو دہلی کے بادشاہ شاہ عالم اور وزیر مملکت شجاع الدولہ سے الہ آباد کے مقام پر بنگال، بہار اور اڑیسہ کے صوبوں کے مالیہ کی وصولی کی سند حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ انگریزوں کے مالیہ کی وصولی کی سند حاصل کرنے کے ساتھ ہی مسلمانوں کے بادشاہ کی حیثیت کٹھ پتلی کی سی ہو گئی جو انگریزوں کے اشارے پر ناچتا تھا۔ وہ صرف نام کا بادشاہ رہ گیا تھا۔ اس حقیقت کا اندازہ اُس زمانے میں ہونے والے اس اعلان سے لگایا جا سکتا ہے "خلق خدا کی، ملک بادشاہ کا اور حکم کمپنی بہادر کا۔"

دہلی پر انگریزوں کے قبضہ نے مسلمانوں کے گلے اور پاؤں میں ایک مرتبہ پھر غلامی کی زنجیریں ڈال دیں۔ ان زنجیروں کو کاٹنے کے لیے اور وطن کو آزاد کرانے کے لیے آخر کار شاہ ولی اللہؒ کی اولاد، شاگردوں اور پیروکاروں نے عظیم جدوجہد شروع کی۔ انگریزوں اور سکھوں کی غلامی سے مسلمانوں کو نجات دلانے اور مسلمانوں کی علیحدہ اسلامی ریاست قائم کرنے کے لیے ہندوستان سے نکل کر شمال مغربی سرحدی (اب صوبہ سرحد) علاقے میں پہنچے جہاں پر انہوں نے آزادی کی جدوجہد شروع کی اور بالاکوٹ کے مقام پر انہوں نے آزادی کی خاطر بے پناہ قربانیاں دیں اور آزادی کی تاریخ میں انہوں نے ایک نئے اور روشن باب کا اضافہ کیا۔

بقیہ: علمی جواہر

کہ ہندوستان میں اشاعت اسلام کا سب سے بڑا ذریعہ صوفیاء کرام و فقراء اسلام ہیں جن میں سے سلسلہ چشتیہ اور ان کے مشائخ کو اولیت اور اہمیت حاصل ہے۔ آپ کا امتیازی وصف جبلی بلند ہمتی ہے جو کہ ایک خلق عظیم ہے اور آپ کے حالات زندگی اور مکتوبات کے ہر لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ آپ نے ہمیشہ کے لئے اپنے رفقاء اور احباب کو بلند ہمتی اور وسعت قلبی کی تاکید اور ترغیب دی ہے۔

شادی بیاہ، تقاریب اور پارٹیوں کے لئے

زندہ بٹیر

اور اس کا تازہ گوشت بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

ہماری خدمات حاصل کریں

اعظم پولٹری فارم مسلم آباد شالامار باغ، لاہور

فون: ٣٣٤٩٥٤

رپورٹ: سبط عزیز

کویت میں

مولانا منظور احمد چنیوٹی کی تبلیغی سرگرمیاں

ختم نبوت کے عالمی مبلغ اور جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی راہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی ان دنوں کویت کے دورہ پر ہیں اور کویت سے آمدہ ایک مکتوب کے مطابق مختلف تبلیغی اجتماعات سے خطاب کرنے کے علاوہ متعدد سرکردہ شخصیات سے ملاقاتیں کر کے انہیں قادیانی گروہ کی مسلم آزار سرگرمیوں اور قادیانی مسئلہ کی تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کر رہے ہیں۔

مکتوب کے مطابق وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سلیم اللہ خان بھی ان دنوں کویت کے دورے پر ہیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی جب کویت کے دورے پر پہنچے تو ہوائی اڈے پر کویت میں مقیم علماء کرام نے ان کا خیر مقدم کیا۔ بعد میں مذہبی امور کے ڈائریکٹوریٹ نے انہیں سرکاری مہمان قرار دے دیا اور وہ حکومت کویت کے معزز مہمان کی حیثیت سے عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ اور قادیانی جارحیت اور عزائم کی نقاب کشائی کے مشن میں مصروف ہیں۔

مولانا موصوف نے کویت کے مذہبی امور کے ڈائریکٹر الشیخ نادر عبدالعزیز نوری سے ملاقات کر کے انہیں قادیانی گروہ کے عزائم اور عرب ممالک بالخصوص کویت میں قادیانیوں کی موجودگی اور سرگرمیوں سے انہیں آگاہ کیا۔ شیخ موصوف نے ان معلومات پر انتہائی حیرت کا اظہار کیا اور مولانا چنیوٹی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ وہ قادیانی سرگرمیوں کے سدباب کے لیے خصوصی توجہ دیں گے۔ مولانا چنیوٹی نے شیخ کو بتایا کہ قادیانی گروہ سامراجی اور صیہونی طاقتوں کا آلہ کار اور جاسوس موجود ہے بلکہ اسرائیل کی فوج میں بھی سینکڑوں قادیانی شامل ہیں اور عربوں اور فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کے لیے کام کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ صیہونی و سامراجی قوتوں کا گماشتہ اور ایجنٹ ہے اور اس کے افراد جاسوسی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس لیے تمام مسلم حکومتوں کو اس گروہ کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔

اس کے علاوہ روزنامہ "السیاسۃ" اور ہفت روزہ "البلاغ" نے بھی مولانا منظور احمد چنیوٹی سے تفصیلی انٹرویو شائع کیے ہیں جن میں قادیانیوں کے طریق کار، سازشوں اور عزائم پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

دریں اثنا کویت میں پاکستانیوں کے مرکز مسجد چھرا میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا منظور احمد چنیوٹی نے پاکستانی عوام کو تلقین کی کہ وہ بیرون ملک محنت مزدوری اور کمائی کے ساتھ ساتھ اپنے ملک اور دین کی عزت و ناموس کی بھی حفاظت کریں کیونکہ وہ ان ممالک میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ انہوں نے پاکستانیوں پر زور دیا کہ وہ ایسی حرکات اور افعال سے گریز کریں جن سے ملک اور قوم کی بدنامی ہوتی ہو۔

انہوں نے پاکستانی باشندوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی صفوں میں مسلمانوں کے روپ میں چھپے ہوئے قادیانیوں کو تلاش کریں اور ان کے بارے میں معلومات فراہم کریں تاکہ برادر مسلمان ممالک کو ان کی سازشوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔

گروہ ہے اور عرب ممالک میں اس گروہ کے افراد کی موجودگی عالم اسلام کے مفاد کے خلاف ہے۔ مولانا موصوف نے کویت کی سب سے بڑی تنظیم جمعیۃ الاصلاح الاجتماعی کے سربراہ اور رابطہ عالم اسلامی کے مقتدر راہنما الشیخ عبداللہ علی المطوع سے بھی ملاقات کی اور انہیں قادیانی گروہ کی سرگرمیوں اور عزائم سے آگاہ کیا۔ جمعیۃ کے سربراہ نے مولانا چنیوٹی کو اس سلسلہ میں مکمل تعاون کا یقین دلایا اور ان کی خدمات کو سراہا۔

مولانا چنیوٹی نے مختلف مقامات پر تبلیغی اجتماعات سے خطاب کرنے کے علاوہ چیمبر آف کامرس کے وسیع ہال میں کویت کی سرکردہ شخصیات، علماء اور حکام کے ایک مشترک اجتماع میں قادیانیت کے بارے میں خصوصی لیکچر دیا اور شرکاء کو اس گروہ کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا۔ مکتوب کے مطابق کویت اور دیگر عرب ممالک میں سینکڑوں قادیانی مسلمانوں کے روپ میں ملازمت کر رہے ہیں لیکن جب متعلقہ حکام سے کہا جاتا ہے تو وہ عذر کرتے ہیں کہ پاکستان کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے لیے یہ تمیز ممکن نہیں کہ آنے والا مسلمان ہے یا قادیانی ہے۔

علاوہ ازیں کویت کے کثیر الاشاعت ہفت روزہ "المجتمع" کو ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا ہے کہ قادیانیوں کے اسرائیل کے ساتھ خصوصی مراسم و تعلقات ہیں اور نہ صرف اسرائیل میں قادیانیوں کا مشن اور لائبریری

ماہِ ربیع الاول کا ورود

دعوتِ جشن و مسرت یا پیغامِ بیداری؟

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کی ایک معرکۃ الآرا تقریر!

عزیزانِ ملت! ماہِ ربیع الاول کا ورود تمہارے لیے جشن و مسرت کا ایک پیغام عام ہوتا ہے؛ کیونکہ تم کو یاد آجاتا ہے کہ اس مہینے کے ابتدائی ہفتوں میں خدا کی رحمتِ عامہ کا دنیا میں ظہور ہوا اور اسلام کے داعیِ برحق کی پیدائش سے دنیا کی دائمی غمگینیاں اور سرگشتگیاں ختم ہوگئیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ تم خوشیوں اور مسرتوں کے ولولوں سے معمور ہو جاتے ہو۔ تمہارے اندر خدا کے رسولِ برحق کی محبت و شیفتگی ایک بیخودانہ جوش و محویت پیدا کر دیتی ہے۔ تم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اسی کی یاد میں، اسی کے تذکرہ میں، اسی کی محبت کے لذت و سرور میں بسر کرنا چاہتے ہو۔ بلاشبہ محبتِ نبویؐ اور عشقِ محمدیؐ کے یہ ولولے تمہاری زندگی کا قیمتی متاع ہیں اور تم اپنے ان پاک جذبات کی جتنی بھی حفاظت کرو کم ہے۔ تمہارا یہ عشقِ الٰہی ہے، تمہاری یہ محبت ربانی ہے، تمہاری یہ شیفتگی انسانی سعادت اور راست بازی کا سرچشمہ ہے اور تم اس وجودِ مقدس و مطہر کی محبت رکھتے ہوئے جس کو تمام کائناتِ انسانی میں تمہارے خدا نے ہر طرح کی محبوبیتوں اور ہر قسم کی محمودیتوں کے لیے چن لیا۔ اور محبوبیتِ عالم کا خلعتِ اعلیٰ صرف اسی کے وجودِ اقدس پر راست آیا۔ کرۂ ارضی کی سطح پر انسان کے لیے بڑی سے بڑی بات جو لکھی جا سکتی ہے، زیادہ سے زیادہ جو عشق کیا جا سکتا ہے، اعلیٰ سے اعلیٰ جو مدح و ثنا کی جا سکتی ہے۔ غرض کہ انسان کی زبان انسان کے لیے جو کچھ کہہ سکتی ہے اور کر سکتی ہے وہ سب کا سب صرف اسی ایک انسانِ کامل و اکمل کے لیے ہے اور اس کا مستحق اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔ ؎

مقصودِ ما زدیر و حرم جز حبیب نیست
ہر کجا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد

واللہ در ما قال: عباراتنا
شتیٰ وحسنك واحداً
وكل ذاك الجمال
يشير!

خدا کی الوہیت و ربوبیت جس طرح وحدہٗ لاشریک ہے کہ کوئی ہستی اس کی شریک نہیں، اسی طرح اس کامل انسان کی انسانیتِ اعلیٰ اور عبدیتِ کبریٰ بھی وحدہٗ لاشریک ہے۔ کیونکہ اس کی انسانیت و عبدیت میں اس کا ساجھی نہیں اور اس کے حسن و جمالِ فردانیت کا کوئی شریک نہیں۔

منزہ عن شريك في محاسنه
فجوهر الحسن فيه غير منقسم

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں تم دیکھتے ہو کہ تمام انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جہاں کہیں بھی کیا گیا ہے وہاں ان سب کو ان کے ناموں سے پکارا ہے اور ان کے واقعات کا بھی ذکر کیا ہے تو ان کے ناموں کے ساتھ کیا ہے، لیکن انسانِ کامل، اس فردِ اکمل اس صفاتِ عبدیت کے وحدہٗ لاشریک کا اکثر مقامات میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ نہ تو اس کا نام لیا گیا نہ کسی دوسرے وصف سے نامزد کیا، بلکہ صرف عبد کے لفظ سے اس کے پروردگار نے اسے یاد فرمایا:

سبحٰن الذی اسریٰ
بعبدہٖ لیلاً من
المسجد الحرام الی
المسجد الاقصیٰ

ترجمہ: "پاک ہے وہ خداوندِ قدوس جس نے ایک رات اپنے عبد کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرا دی"

سورۂ جن میں فرمایا:

وانہٗ لما قام عبد اللہ
یدعوہ کادوا یکونون علیہ
لبداً۔

ترجمہ: "اور جب اللہ (تعالیٰ) کا بندہ (عبد) تبلیغِ حق کے لیے کھڑا ہوتا ہے تاکہ اللہ کو پکارے تو کفار اس طرح گھیر لیتے ہیں گویا قریب ہے کہ اس پر آگریں گے"

سورۂ کہف کو اس طرح شروع کیا:

الحمد للہ الذی انزل علیٰ
عبدہ الکتاب۔

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے عبد پر کتاب اتاری"

سورہ فرقان کی پہلی آیت:

تبارک الذی نزّل
الفرقان علیٰ عبدہٖ
لیکون للعالمین نذیراً

ترجمہ: "پاک ہی پاک ذات ہے اس کی جس نے (الفرقان) اپنے عبد پر اتارا۔ تاکہ وہ تمام عالم کی ضلالتوں کے لیے ڈرانے والا ہو"

اسی طرح سورہ نجم میں فرمایا:

فاوحیٰ الی عبدہٖ ما اوحیٰ

ترجمہ: "پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے

(عبد) پر وحی نازل فرمائی جو کچھ نازل فرمانا تھا۔"

میں کہا:

یـنزل علی عبدہٖ ایات۔

ترجمہ: "وہ خدا ہی ہے جو اپنے بندے

(عبد) پر صاف صاف آیتیں بھیجتا ہے۔"

پس ان تمام مقامات میں آپ کا اسم گرامی نہیں لیا، بلکہ اس کی جگہ صرف (عبد) فرمایا۔ حالانکہ بعض دیگر انبیا کے لیے اگر عبد کا لفظ فرمایا ہے تو اس کے ساتھ نام کی بھی تصریح کر دی ہے۔ سورہ مریم میں حضرت ذکریاؑ کے لیے فرمایا:

ذکر رحمت ربك عبدہٗ

ذکریاؑ

سورہ ص میں ہے:

واذکر عبدنا ایوب

اس خصوصیت و امتیاز سے اسی حقیقت کو واضح کرنا مقصودِ الٰہی تھا کہ اس وجودِ گرامی کی عبدیت اور بندگی اس درجۂ آخری و مرتبۂ قصوی تک پہونچ چکی ہے جو انسانیت کی انتہا ہے اور اس لیے بغیر اضافت اور نسبت کے صرف عبد اسکو ناموں اور علموں کی طرح پہچنوا دیتا ہے، کیونکہ تمام کائناتِ ہستی میں اس کا سا کوئی نہیں۔ پس جس کی یگانگی اور بے ہمتائی کا یہ مرتبہ ہو اس کی یاد میں جتنی بھی گھڑیاں کٹ جائیں اس کے عشق میں جتنے آنسو بھی بہہ جائیں، اس کی محبت میں جتنی آہیں بھی نکل جائیں اور اس کی مدح و ثنا میں جس قدر بھی زبانیں زمزمہ پیرا ہوں کم ہے۔ انسانیت کا حاصل روح کی سعادت، دل کی طہارت، زندگی کی پاکی اور ربانیت کی بادشاہی ہے۔ واللہ درما قال

ماہ تو بہر قدم کہ پویند خوش آست
وصل تو بہر سبب کہ جویند خوش است
روئے تو بہر دیدہ کہ بینند نکو است
نام تو بہر زبان کہ گویند خوش است

جشن حصول و ماتم ضیاع

لیکن جب کہ تم ایک ماہِ مبارک میں. . . .

. . . . . . یہ سب کچھ کرتے ہو اور اس ماہ کے واقعہ ولادت کی یاد میں خوشیاں مناتے ہو تو اس کی مسرتوں کے اندر تمہیں کبھی اپنا وہ ماتم یاد آتا ہے جس کے بغیر تمہاری کوئی خوشی نہیں ہو سکتی؟ کبھی تم نے اس حقیقت پر بھی غور کیا ہے کہ یہ کس کی پیدائش ہے جس کی یاد کے لیے تم سامانِ جشن کرتے ہو؟ یہ کون تھا جس کی ولادت کے تذکرہ میں تمہارے لیے خوشیوں اور مسرتوں کا ایسا عزیز پیام ہے۔؟

آہ! اگر اسی مہینے میں وہ آیا جس نے تم کو سب کچھ دیا تھا تو میرے لیے اس سے بڑھ کر اور کسی مہینے میں ماتم نہیں، کیونکہ اس مہینے میں پیدا ہونے والے نے جو کچھ ہمیں دیا تھا وہ سب کچھ ہم نے کھو دیا۔ اس لیے اگر یہ ماہ ایک طرف بخشنے والے کی یاد تازہ کرتا ہے تو دوسری طرف کھونے والوں کے زخم کو بھی تازہ ہونا چاہیے۔ تم اپنے گھروں کو مجلسوں سے آباد کرتے ہو، مگر تمہیں اپنے دل کی اجڑی ہوئی بستی کی بھی کچھ خبر ہے۔ تم کافوری شمعوں کی قندیلوں کو روشن کرتے ہو، مگر اپنے دل کے اندھیاروں کو دور کرنے کے لیے کوئی چراغ نہیں ڈھونڈتے۔ تم پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو، مگر آہ تمہارے اعمال حسنہ کا پھول مرجھا گیا ہے۔ تم چھینٹوں سے اپنے دامن و آستین کو معطر کرنا چاہتے ہو، مگر آہ تمہار عظمت اسلامی کی عطر بیزی سے دنیا کی مشامِ روح یکسر محروم ہے۔ کاش تمہاری مجلسیں تاریک ہوتیں، تمہارے اینٹ اور چونے کے مکانوں کو زیب و زینت کا ایک ذرہ نصیب نہ ہوتا، تمہاری آنکھیں رات رات بھر مجلس آرائیوں میں نہ جاگتیں، تمہاری زبانوں سے ماہ ربیع الاول کی ولادت کے لیے دنیا کچھ نہ سنتی، مگر تمہاری روح کی آبادی معمور ہوتی، تمہارے دل کی بستی نہ اجڑتی، تمہارا طالع خفتہ بیدار ہوتا، اور تمہاری زبانوں سے نہیں مگر تمہارے اعمال کے اندر سے اسوۂ حسنۂ نبوی کی مدح و ثنا کے ترانے اٹھتے:

فانها لا تعمی الابصار ولکن
تعمی القلوب التی فی الصدور

ترجمہ: بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتیں، بلکہ دل سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔

مجھے ڈر ہے دلِ زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبادت ہے تیرے جینے سے

پھر آہ وہ قوم اور صد آہ اس قوم کی غفلت و نادانی جس کے لیے ہر جشن و مسرت میں پیام ماتم ہے اور جس کی حیاتِ قومی کا ہر قہقہۂ عیش فغانِ حسرت ہو گیا ہے، مگر نہ تو ماضی کی عظمتوں میں اس کے لیے کوئی منظرِ عبرت ہے، نہ حال کے واقعات میں کوئی پیغامِ تنبیہ و ہوشیاری ہے اور نہ مستقبل کی تاریکیوں میں زندگی کی کسی روشنی کو اپنے سامنے رکھتی ہے۔ اسے اپنے کام جوتیوں اور جشن و مسرت کی بزم آرائیوں سے مہلت نہیں، حالانکہ اس کے جشن و طرب کے ہر ورود میں ایک نہ ایک پیام ماتم و عبرت بھی رکھ دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ آنکھیں دیکھیں، کان سنیں اور دل کی نادانی غفلت و سرشاری نے نہ چھین لی ہو:

ان فی ذالك لذکریٰ لمن
کان لہٗ قلب او القی السمع
وھو شھید۔

ترجمہ: "اور بلاشبہ اس میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جس کے پاس دل (فہم) ہو، یا وہ متوجہ ہو کر کان ہی لگا دیتا ہے

ماہ ربیع الاول کی یاد میں ہمارے لیے جشن و مسرت کا پیام اس لیے تھا کہ اس مہینے میں خدا کا وہ فرمانِ رحمت دنیا میں آیا جس کے ظہور نے دنیا کی شقاوت و حرمانی کا موسم بدل دیا۔ ظلم و طغیان اور فساد و عصیان کی تاریکیاں مٹ گئیں خدا اور اس کے بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ گیا، انسانی اخوت و مساوات کی یگانگت نے دشمنیوں اور کینوں کو نابود کر دیا اور کلمۂ کفر و ضلالت کی جگہ کلمۂ حق و عدالت کی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔

لقد جاءکم من اللہ نور وکتاب
مبین ہ یھدی بہ اللہ من
اتبع رضوانہ سبل السلام

ترجمہ: "اللہ کی طرف سے تمہاری جانب ایک نورِ ہدایت اور کتاب مبین آئی۔ اللہ اس کے ذریعہ اپنی رضا چاہنے والوں کو سلامتی اور زندگی کی راہوں پر ہدایت کرتا اور ان کے لیے صراط مستقیم کھولتا ہے،

شہر شہر سے

سیاسی آزادیاں بحال کی جائیں

بلا تاخیر عام انتخابات کرائے جائیں، حضرت الامیر

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی دامت برکاتہم نے خان پور میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کرائے جانے کا اعلان کیا جائے، تمام سیاسی سرگرمیوں پر سے پابندیاں اٹھائی جائیں۔

انہوں نے کہا کہ جوں جوں وقت گزر رہا ہے۔ عوام کے اضطراب اور بے چینی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بیرونی طاقتیں یہاں کے حالات کے بگڑنے کا انتظار کر رہی ہیں۔

انہوں نے ارجنٹینا اور ترکی میں مارشل لاء کے خاتمے اور جمہوری حکومتوں کی بحالی پر وہاں کے عوام کو مبارکباد دی اور حکومت پاکستان کو ہر دو ملکوں کے نقش قدم پر چلنے کا مشورہ دیا۔

حضرت الامیر نے ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی پر گہرے افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ گھر گھر وی سی آر پر ہندوستانی اور انگریزی فحش فلمیں دیکھی جا رہی ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وی سی آر رکھنے پر پابندی عائد کی جائے اور ٹیلیویژن کے پروگراموں کو اسلامی دائرے میں رکھے۔

مولانا عبید اللہ انور، مولانا محمد اجمل خان، علامہ خالد محمود، مولانا محمد رمضان اور مولانا زاہد الراشدی سہ جماعتی اتحاد کی مرکزی کمیٹی میں جمعیۃ کی نمائندگی کریں گے۔

حضرت الامیر مولانا محمد عبد اللہ درخواستی مدظلہ العالی نے جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ العلماء پاکستان اور جمعیۃ اہلحدیث کے درمیان اتحاد کی مرکزی کمیٹی کے لیے جمعیۃ کی طرف سے پانچ نمائندے نامزد کر دیے ہیں جس کے مطابق مولانا عبید اللہ انور، مولانا محمد اجمل خان، علامہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا محمد رمضان اور مولانا زاہد الراشدی سہ جماعتی اتحاد کی مرکزی کمیٹی میں جمعیۃ علماء اسلام کی نمائندگی کریں گے۔

چمن میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

گذشتہ روز چمن بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں چمن کے سرکردہ علماء نے شرکت کی۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام چمن کا درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا محمد رضا
نائب امیر	مولوی ولی محمد
ناظم عمومی	مولوی عبد الباری
ناظم نشر و اشاعت	مولوی فضل محمد
خازن	مولوی ندا محمد
سالار	مولوی فتح محمد

اجلاس میں حضرت الامیر مولانا محمد عبد اللہ درخواستی اور قائد جمعیۃ مولانا عبید اللہ انور کی قیادت اور پالیسیوں پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یقین دلایا گیا ہے کہ بلوچستان کے علماء اور کارکنوں کی اکثریت جمعیۃ کی مرکزی قیادت کے ساتھ ہے۔ قرارداد میں جمعیۃ کی ہائی کمان سے صوبہ بلوچستان کا دورہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام جوہر آباد کا انتخاب

(جوہر آباد) جمعیۃ علماء اسلام جوہر آباد کا ایک انتخابی اجلاس گذشتہ جمعہ کو منعقد ہوا جس میں درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا قاری محمد امین صاحب
ناظم عمومی	حکیم علی احمد
نائب ناظم	حاجی اقبال نواز صاحب
خازن	صوفی محمد جیون

سیکرٹری اطلاعات/
مشیر قانونی : ملک حاجی شیر خان

جمعیۃ تحفظ حقوق اہلسنّت کے سیکرٹری جنرل کا دورہ کراچی

جمعیۃ تحفظ حقوق اہلسنت کے سیکرٹری جنرل حافظ عبدالحفیظ بھیروی اپنی جماعت کے تنظیمی دورے کے سلسلے میں ماہ رواں کے تیسرے ہفتے کراچی جائیں گے جہاں جمعیۃ تحفظ حقوق اہلسنت کی سندھ اور کراچی شاخ کے لیے کنوینگ کمیٹی کا اعلان کریں گے۔

۱۲ ربیع الاوّل کے موقع پر بدعات پر پابندی لگائی جائے

(کوئٹہ) تحریک احیاء سنت بلوچستان کے ایک اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وصال ۱۲ ربیع الاوّل کے موقع پر دورِ جدید کی مروجہ بدعات کا خاتمہ کیا جائے کیونکہ ان رسومات کا صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور بزرگانِ ملت کے دور سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

رشتوں کے متلاشی توجہ فرمائیں

دیوبندی اور اہل حدیث مسلک کے حامل حضرات جو مذہبی ذہن رکھتے ہوں، رشتوں کے بارے میں پریشان نہ ہوں۔

تمام کوائف جوابی لفافہ کے ہمراہ ارسال کریں اور ہماری بلا معاوضہ خدمات حاصل کریں۔

خادم
معرفت جی پی او بکس نمبر ۱۱۴۶ لاہور

قادیانی ملازمین کی فہرستوں کی تیاری کے حکم پر عملدرآمد بھی کیا جائے

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے پنجاب کے پچیس روزہ دورے سے واپسی پر اپنے ایک بیان میں حکومت کی طرف سے قادیانی ملازمین کی فہرستیں طلب کرنے کے اقدام کا خیر مقدم کیا اور حکومت سے کہا ہے کہ یہ اقدام صرف سرکلر جاری کرنے کی حد تک محدود نہ رہے، بلکہ فہرستیں تیار کرنے کا معقول بندوبست کرے کیونکہ ۱۹۵۰ء میں حکومت کی طرف سے ایک سرکلر جاری کیا گیا تھا جس میں خبردار کیا گیا تھا کہ "قادیانی پارٹی نے خبر رسانی کا ایک خصوصی عملہ ملازم رکھا ہے تاکہ سرکاری اطلاعات ناجائز طور پر قادیانیوں تک پہنچیں"۔ لیکن معقول انتظام نہ ہونے کے باعث اس مہم میں ناکام رہے اور اس طرح قادیانیوں نے حکومت کے کلیدی عہدوں پر اپنی گرفت مضبوط کرلی۔

انہوں نے کہا کہ ایک قادیانی جو کسی محکمہ کا سربراہ ہو وہ کیسے اپنے ماتحت قادیانی ملازمین کے بارے میں صحیح اطلاعات فراہم کرے گا، اس لیے اس مسئلہ پر مسلمان ملازمین اور علماء کا تعاون حاصل کیا جائے اور مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلے میں حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ ملک کے پہلے قادیانی وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے اپنے عہد میں قادیانیوں کی بھرتی کی اور ایوب خان کے دورِ حکومت میں ایم ایم احمد قادیانی نے بھی اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ یہاں تک مشرقی پاکستان کو ہم سے جدا کرنے کا کام بھی انجام دیا جیسا کہ گزشتہ دنوں مشرقی پاکستان کے آخری کمانڈر لیفٹننٹ جنرل امیر عبداللہ خان نیازی اور ریٹائرڈ بریگیڈیر باقر صدیقی نے اپنے انٹرویو میں الزام لگایا تھا کہ مشرقی پاکستان کو الگ کرنے میں "ایم ایم احمد پلان" پر عمل کیا گیا۔

انہوں نے اپنا ایک پرانا مطالبہ دہراتے ہوئے حکومت سے کہا ہے کہ وہ اوورسیز ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے اعلیٰ عہدے پر فائز زرتشت منیر احمد خان قادیانی کو جو کہ خدام الاحمدیہ کے قائد بھی ہیں فوری طور پر نکالا جائے۔ وہ اپنے عہدے کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔ ایک قادیانی کو ایسے عہدے پر فائز کرنا ہرگز صحیح نہیں ہے۔ ان کے بارے میں ہمارے دفتر کو شکایات مل رہی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے تعاون سے قادیانیوں کو سعودی عرب جانے میں مدد ملی ہے۔ اس وقت مرزائیوں کی ایک بڑی تعداد سعودی عرب میں ملازمت کر رہی ہے۔ اس مسئلے پر تحقیق کی ضرورت ہے کہ یہ قادیانی کس طرح وہاں پہنچنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ حرمین شریفین میں کافروں اور مرتدوں کا داخلہ شرعاً حرام ہے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ حرمین شریفین کے تحفظ اور احترام کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسا انتظام کرے کہ یہ لوگ وہاں داخل نہ ہوسکے۔

انہوں نے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں نرم گوشہ نہ رکھے۔ اسرائیل اور ان کے ایجنٹ انہیں اسلامک فاؤنڈیشن کا سربراہ بنانا چاہتے ہیں۔

آخر میں پاکستان کے مسلمانوں سے اپیل کی وہ قادیانی سرگرمیوں کا نوٹس لیں اور فہرستوں کی تیاری میں حکومت کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ اس سلسلے میں کوئی رکاوٹ ہو تو ہمارے دفاتر جو کہ ملک بھر میں قائم ہیں رجوع کریں۔

صوفی امیر علی قریشی قادری کی مصروفیات

حضرت غوث بہاء الحق زکریا ملتانی قدس سرہ کی اولاد میں سے ایک فرد فرید جناب صوفی امیر علی صاحب قریشی قادری ۲۹ اکتوبر ۸۳ء کو لاہور کے لیے جدہ سے روانہ ہوئے یہاں ایک ماہ قیام کیا۔ اس دوران لاہور، فیصل آباد، سرگودھا، صادق آباد، کراچی، ساہیوال اور ڈیرہ اسماعیل خان میں مجالس ہائے ذکر کا انعقاد کرایا۔ متعدد حضرات موصوف سے سلسلہ قادریہ میں بیعت بھی ہوئے۔ اس سارے پروگرام میں مولانا ضیاء القاسمی کی معاونت صوفی امیر علی قریشی کو حاصل رہی۔

آپ برطانیہ کے احباب اور دوستوں کی دعوت پر لندن کے لیے ۱۳ دسمبر کو روانہ ہوں گے۔ لندن میں آپ ایک ماہ قیام فرمائیں گے۔ لندن کے بعد آپ حجاز روانہ ہو جائیں گے۔

صوفی امیر علی قریشی قادری کو صدمہ

میرے محسن اور مسلک حقہ کے داعی محترم صوفی امیر علی صاحب قریشی قادری المعروف حکیم استغفر اللہ مستقل مقیم مدینہ طیبہ (سعودی عرب) کی اہلیہ محترمہ گزشتہ ماہ نومبر میں آسٹریلیا میں انتقال فرما گئیں۔

مرحومہ آسٹریلیا میں اپنی بیٹی اور داماد سے ملنے گئی تھیں۔ ان کا یہ سفر سفرِ آخرت ثابت ہوا۔ محترم صوفی امیر علی قریشی قادری نے اپنے قیام لاہور کے دوران احقر کو اس کے دفتر میں شرف ملاقات بخشا اور خبر مذکورہ کے بارے میں بتایا۔ موصوف کی عفت مآب اہلیہ ایک پارسا خاتون تھیں۔ روزے نماز اور سنن و فرائض کی ادائیگی کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ موصوف کے ساتھ مرحومہ نے جس صبر و استقامت کے ساتھ طویل عرصہ گزارا ہے وہ مسلمان خواتین کے لیے بطور مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی لغزشوں سے درگزر فرمائیں۔ کروٹ کروٹ آرام اور سکون نصیب فرمائیں اور تمام لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ احقر زاہد بلند شہری

قادیانیوں کی فہرستوں کی تیاری پر سختی سے عمل کیا جائے

(جامع مسجد تندو آدم)

یہ اجتماع صدر مملکت کے حالیہ بیان بسلسلہ فتنۂ قادیانیت پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ کم از کم ملکی آئین و عبوری مارشل لاء آئین کی رو سے ملک میں دوسری اقلیتوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے اسی طرح ان مرتدوں کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے۔

۲۔ یہ اجتماع صدر مملکت کی حالیہ مرتدوں کے سلسلہ میں جاری کردہ ہدایت کو نگاہ تحسین سے دیکھتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ صرف ہدایت یا مراسلہ جاری کرنے پر اکتفا ہرگز نہ کیا جائے بلکہ اس مراسلہ کے تحقیقی تقاضوں کو پورا کیا جائے اور قادیانیوں، لاہوریوں کی محکموں سے مکمل فہرست تیار ہونے کے بعد اسے عام اشاعت کے لیے جاری کیا جائے۔

۳۔ یہ عظیم اجتماع صدر مملکت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مرتدوں کی تفتیش کے لیے بالعموم تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور بالخصوص مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات حاصل کی جائیں ورنہ ان کی تفتیش صحیح طریقہ پر ہونا اور صحیح فہرست تیار ہونا ناممکن ہے اس لیے کہ اکثر کلیدی اسامیوں پر یہ مرتد ٹولہ ہی مسلط ہے۔ وہ ہرگز ہرگز حکومت کی اس ہدایت پر عمل نہیں ہونے دے گا۔

۴۔ روزنامہ جسارت مورخہ ۲۳ نومبر ۸۳ء کی اس خبر کا سنجیدگی کے ساتھ نوٹس لیا جائے جس میں قادیانیوں کی گہری سازش قتل علماء کے پروگرام کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۵۔ مولانا اسلم قریشی شہید کی بازیابی کے سلسلہ میں مرزا طاہر اور سیالکوٹ کے بااثر قادیانیوں کو تفتیش میں شامل کیا جائے۔

۷۴ء کی ترمیم پر عمل کیا جائے

گزشتہ دنوں بعد نماز عشاء مرکزی تحریک احیاء سنت پاکستان کا ایک اہم اجلاس تحریک کے مرکزی امیر مولانا محمد عبد القادر ڈیروی کی صدارت میں ہوا جس میں علماء، طلباء اور معززین شہر نے شرکت کی۔

اجلاس میں تحریک کی گزشتہ کارکردگی کا جائزہ لیا اور آئندہ تبلیغی اور اصلاحی کام کی پیش رفت کے لیے کئی تجاویز اور قراردادیں پاس کی گئیں۔

• مرکزی تحریک احیاء سنت پاکستان کا یہ اجلاس قادیانیوں کی ملک و ملت کے خلاف ریشہ دوانیوں کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت قادیانیوں کے خلاف آئین میں ۷۴ء کی گئی ترمیم پر پوری طرح عمل کر کے قادیانیوں کو ان کا صحیح مقام دلائے۔ ہمارے لیے یہ بات افسوسناک ہے کہ قادیانی ملک میں آبادی کے لحاظ سے ایک فی صد سے بھی کم ہیں لیکن وفاقی، صوبائی حکومتوں اور فوج میں بیس فیصد کلیدی اسامیوں پر قابض ہیں۔ یہ صورت جہاں مسلمانوں کی اکثریت پر ظلم ہے وہاں

ملک میں دوسری غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ بھی بہت بڑی زیادتی ہے۔

• تحریک کا یہ نمائندہ اجلاس حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت سیالکوٹ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کا جتنا جلد ممکن ہو فیصلہ کرے۔ مولانا صاحب کے اغواء کو کئی ماہ ہو گئے ہیں اور اس وقت تک ان کا کچھ پتہ نہیں۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ اغوا کے اصل مجرم مرزا طاہر کو شاملِ تفتیش نہیں کیا گیا۔
لہٰذا مرزا طاہر کو شاملِ تفتیش کیا جائے۔

• اظہارِ تعزیت

• قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے برطرفی کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مفتی عبدالحلیم صاحب مدرسہ تعلیم القرآن مؤمن پورہ جھنگ صدر میں منعقد ہوا۔ مولانا قاری محمد شفیق صاحب نے تلاوت کی، بعد ازاں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

• یہ اجلاس حضرت علامہ شمس الحق صاحب افغانی رح کی وفات حسرت آیات کو علمی دینی حلقوں کے لیے نہایت رنج و الم کا باعث سمجھتا ہے۔ مرحوم نے طویل عرصہ تک دینی علوم کی اشاعت اور درس و تدریس اور تحریر و تقریر کے ذریعے قرآن و سنت کے علوم و معارف کی شمع کو روشن رکھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

• یہ اجلاس حافظ عبدالرشید گھڑیالوی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ المؤمنین والمسلمین کے والدین مکرمین کی وفات پر غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

• یہ اجلاس صوفی عبدالحی عابد رکن مجلس شوریٰ نظام العلماء کی والدہ محترمہ کی وفات پر اظہارِ غم کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

• اہل جھنگ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے قادیانیت سے لاتعلقی اور قادیانیوں کو کافر سے بدتر کہنے کا خیر مقدم کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے۔ قادیانیوں کی تبلیغ بند کی جائے۔ ان کا لٹریچر فوری طور پر ضبط کیا جائے۔ قادیانیوں کو شرعی اصطلاحات استعمال کرنے سے روکا جائے۔ قادیانیوں کا پریس اور عملہ اوقاف بحق سرکار ضبط کیے جائیں۔ مولانا اسلم قریشی مقدمہ میں مرزا طاہر خلیفہ ربوہ کو گرفتار کیا جائے۔

• اہل جھنگ مولانا اسلم قریشی کے اغواء اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیشِ نظر تمام مکاتب فکر کے علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے مجلس عمل قائم کرنے کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہوئے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

• اہل شہر مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو مرتد کرنے والے عیسائی لٹریچر کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے اور کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کا سختی سے محاسبہ کیا جائے۔ (رپورٹ: محمد یٰسین)

آزاد کشمیر کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا بدرالدین رح انتقال کر گئے۔

حضرت مولانا بدرالدین رح آزاد کشمیر کی مسلمہ علمی شخصیت تھے۔ مرحوم نے ہزارہ، افغانستان، مرادآباد، دہلی اور برصغیر کے مختلف علاقوں میں علم دین حاصل کیا۔ مرحوم ہندوستان کے مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ رح اور حضرت انور شاہ کشمیری رح کے ہمعصر مولانا محمد نور رح کشمیری کے بھی شاگرد تھے۔ مرحوم جامع خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث علامہ کشمیری حضرت مولانا محمد شریف کشمیری کے ہم درس ساتھی تھے۔ مرحوم کی عمر نوے سال تھی۔

برلیشن لیگ کے رہنما جناب نعیم قریشی مسلم کانفرنس کے رہنما جناب سردار ممتاز خاں صاحب نے مشترکہ بیان میں مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور مرحوم کی وفات کو کشمیر کے دینی حلقوں کے لیے ایک المیہ قرار دیا اور کہا کہ مرحوم کی وفات سے پُر نہ ہونے والا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا بدرالدین رح کی وفات پر اکابر جمعیۃ کا اظہارِ تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی، سیکرٹری جنرل حضرت مولانا عبیداللہ انور، سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی، جمعیت پنجاب کے امیر مولانا غلام ربانی اور ترجمان اسلام کے ایڈیٹر زاہد علید شہری نے ایک مشترکہ تعزیتی بیان میں خطہ آزاد جموں و کشمیر کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا بدرالدین نور اللہ مرقدہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم ایسی علمی شخصیت کی وفات سے طالبانِ علوم دینیہ ایک عالم فاضل متبحر شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم اکابر کی نشانی تھے۔

انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ آرام نصیب فرمائے، اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے، ان کی لغزشوں سے درگذر فرمائے اور لواحقین کو اس سانحہ فاجعہ کا غم برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

طلباء کی سرگرمیاں ... ... عبداللطیف عثمانی

سٹوڈنٹس یونینوں کے انتخابات میں بھرپور حصہ لیا جائے گا

گوجرانوالہ اور بہاولپور کے تربیتی اجتماعات جنوری ۱۹۸۴ء میں ہوں گے۔

روزنامہ "نوائے وقت" کے دفتر پر حملہ —

تصویر کا صحیح رُخ

"۱۱ نومبر کو روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے عبداللطیف سلیمیؒ نامی کسی شخص کے حوالے سے ایک مضمون شائع کیا، جس کا عنوان تھا "مولانا حسین احمد مدنیؒ اور تقسیم ہندوستان کا خدائی فیصلہ"۔ لاہور کے علاوہ ملتان، کراچی اور راولپنڈی سے بھی اسے وقفے وقفے سے شائع کیا گیا۔ اس مضمون میں حقائق سے ہٹ کر تحریک آزادی کے نامور مجاہدین حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا ابوالکلام آزادؒ کے خلاف انتہائی توہین آمیز باتیں تحریر کی گئیں۔ (اس مضمون کی نقل ۲۵ نومبر کے خدام الدین میں بھی شائع ہو چکی ہے)۔ ہمارے کچھ دوستوں نے اس مضمون کے بارے میں اپنے جوابی مضامین ارسال کیے لیکن اخبار مذکورہ نے ماضی کی طرح ان مضامین میں سے کسی کو بھی شائع کرنا گوارا نہ کیا۔

۲ دسمبر کو جمعیۃ طلباء اسلام کے کچھ ساتھی اکٹھے ہو کر دفتر نوائے وقت میں گئے تاکہ مجید نظامی سے مل کر اسے جوابی مضمون شائع کرنے کے لیے کہا جائے۔ دفتر نوائے وقت میں موجود مسٹر سلیم تابانی اور پروفیسر وارث میر نے یہ تسلیم کیا کہ مضمون مذکورہ واقعی توہین آمیز مواد پر مبنی ہے لیکن اس پر معذرت کرنے سے صریحاً انکار کر دیا اور کہا کہ اس معاملے میں میرے ساتھ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب یا مولانا محمد اجمل خان صاحب آکر بات کریں۔ ان حضرات کے منفی جواب اور کرخت رویے کے باعث تو تکار تک بات پہنچ گئی اور عملہ نوائے وقت نے ازخود ہنگامے کی کیفیت پیدا کر دی۔ جس کی اخبارات میں بڑھا چڑھا کر رپورٹنگ کی گئی۔ یہ تو تھی اصلی صورت حال۔ دوسرے دن اخبارات میں اس واقعہ کو ایم۔ آر۔ ڈی کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کی گئی حالانکہ ایم۔ آر۔ ڈی کا اس سے قطعاً کوئی تعلق نہ تھا اور نہ ہمارے ساتھیوں میں ایم۔ آر۔ ڈی سے متعلق کوئی شخص تھا۔

بہرحال ہم بہانگ دہل مذکورہ اصل واقعہ کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اگر اخبار مذکورہ نے ہمارے اسلاف پر اخلاقی نوعیت کے الزامات لگانے کا یہ طرز سلسلہ جاری رکھا تو ہم ناموس اسلاف کی حفاظت کے لیے ہر ممکنہ قدم اٹھائیں گے۔ سیاسی اختلاف کا اظہار ہر شخص کا حق ہے اور صحافتی آداب کا یہ تقاضا ہے کہ دوسرے فریق کی رائے کو بھی انہی صفحات میں شائع کیا جائے تاکہ قارئین کے سامنے تصویر کے دونوں رُخ آ سکیں۔

ہم صدر پاکستان اور گورنر پنجاب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اخبار مذکورہ کو لاکھوں مسلمانوں کی دلآزاری کرنے سے روکا جائے اور اسے صحافتی آداب کو ملحوظ رکھنے پر مجبور کیا جائے۔

خالد محمود ڈوگر

صدر، جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب

سٹوڈنٹس یونین کے انتخاب

۱۶ دسمبر کو پنجاب کے کالجز کی سٹوڈنٹس یونینز کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ جمعیۃ طلباء اسلام پورے صوبے میں انتخابات میں بھرپور حصہ لے گی۔ اس سلسلہ میں اضلاعی جماعتوں کو اپنی انتخابی حکمت عملی تیار کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جمعیۃ کے مرکزی اور صوبائی رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ انتخابات کے دوران غنڈہ گردی کے رجحان کے خاتمہ کے لیے سخت اقدامات کیے جائیں۔

پولیس تشدد کی مذمت

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے راہنماؤں خالد محمود ڈوگر، ذوالفقار احمد زلفی، شاہد ریاض، نواز رندھاوا اور حافظ عبداللطیف عثمانی نے گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ میں نہتے طلباء پر کلاسوں میں گھس کر پولیس تشدد کی مذمت کی ہے اور اس ہنگامے میں زخمی ہونے والے جمعیۃ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے صدر فضل الرحمٰن چغتائی، زبیر بٹ اور سہیل شبیر سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔

منگ (آزاد کشمیر) ۲۹ نومبر کو جمعیۃ طلباء اسلام آزاد جموں کشمیر حلقہ انٹر کالج منگ کا اجتماع عام مولانا محمد یٰسین خان صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ کشمیر کے سابق صدر سعید یوسف، سٹوڈنٹس یونین کے صدر لیاقت اور قاری سعید الرحمٰن تنویر نے خطاب کیا۔

انتخاب منگ: صدر: قمر حسین ناظم عمومی: عبدالحمید خاں
ناظم مالیات: محمد صدیق نائب صدر: منظور حسن ناظم: محمد ریاض
ناظم اطلاعات: محمد گل تاج

لٹریچر موجود ھے

انتخابی نقطۂ نظر سے ضروری لٹریچر موجود ہے۔ رابطہ قائم کریں
عزم نو کا ٹریکٹ نمبر ۱۲ اشاعت کے آخری مراحل میں ہے۔

تربیتی اجتماعات

مورخہ ۱۸ر جنوری تا
۲۱ر جنوری ۸۴ء
مدرسہ نصرت العلوم
گوجرانوالہ
لاہور۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔
فیصل آباد اور سرگودھا ڈویژنز

مورخہ ۱۱ر جنوری تا
۱۳ر جنوری ۸۴ء
بہاولپور
بہاولپور۔ ملتان
ڈیرہ غازی خاں
ڈویژنز

تمام ساتھی جوق در جوق شرکت فرمائیں۔ دعوت عام ہے

بقیہ: ایڈیٹر کی ڈاک

کی کثیر تعداد مرزائی ہے لیکن اس بات اور حقیقت کے باوجود کہ اس مرزائی سکول میں سادہ لوح مسلمان طالبات کو مرتد قادیانی بنا لیے جانے کا ہر وقت اندیشہ اور خطرہ موجود ہے مسلمان والدین اپنی بچیوں کو اس اسکول میں اس لیے داخل کرا دیتے ہیں کیونکہ یہ اسکول ان کے گھر کے نزدیک ہے، مگر ہم اپنے تجربہ کی روشنی میں اپنا فرض سمجھتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اس قادیانی اسکول میں کسی نہ کسی ذریعہ اور طریقہ سے مسلمان طالبات کو یہ تبلیغ ضرور کی جاتی ہے کہ احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں اور وہ ہی دنیا بھر میں اسلام اور قرآن کی تبلیغ کر رہے ہیں مگر دیگر ایک ارب مسلمان قانونی اور دستوری مسلمان ہیں جنہیں ، ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی نے مسلمان کیا ہے (ورنہ وہ سب کافر ہیں مسلمان ہرگز نہیں)۔

ان حالات میں مسلمان بچیوں کے ایمان کو محفوظ رکھنے اور انہیں قادیانی مرتد ہونے سے بچانے کے لیے ہم آپ کے موقر جریدے کی وساطت سے مسلمانانِ سیالکوٹ سے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی بچیوں کو احمدی گرلز ہائی سکول سے خارج کرا کر مسلمان اسکولوں میں داخل کرائیں اور آئندہ کسی مسلمان لڑکی کو اس مرزائی سکول میں داخلہ نہ لینے دیں۔

اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
ڈار پلازہ ریلوے سٹیشن سیالکوٹ

ترجمان اسلام
میں
اشتہارات
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

مُدیر کی ڈاک

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی توہین پر احتجاج

موجودہ حالات میں اختلافات پھیلانا ملک و ملّت سے بدترین عداوت کے مترادف ہے۔ نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ جب سے پاکستان معرضِ وجود میں آیا ہے اس وقت سے لے کر آج تک سامراجیوں کے حامی لوگوں نے اپنا یہ مشن بنا رکھا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً بزرگانِ دین اور مجاہدین اسلام کے خلاف دلآزار، روح سوز اور متعفن تحریروں سے بدامنی اور بدمزگی پھیلاتے ہیں۔ حالات کو دگرگوں کر کے فرد سے لے کر معاشرہ تک سب کو اس بادِ سموم سے پریشانیوں سے دوچار کرتے رہتے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک اخبار (جس نے اپنے ماتھے پر "بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے" کا جھومر سجا رکھا ہے) قیامِ پاکستان کے بعد سے جہاد آزادی ہند کے مجاہدین کے خلاف ہرزہ سرائی اور دروغ گوئی میں سامراجیوں کی نمک حلالی کا حق ادا کر رہا ہے اور اب تک علمائے حق کثر اللہ تعالیٰ سوادھم کے خلاف یہ اخبار کتنی لغو اور بیہودہ تحریرات شائع کر چکا ہے۔ حال ہی میں اس اخبار نے اپنی ۷ نومبر ۱۹۸۳ء کی اشاعت میں عبداللطیف سیٹھی نامی مضمون نگار کا ایک نہایت ہی شر انگیز مضمون شائع کیا ہے جس میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ کی ذات پر بہت بھونڈے اور جارحانہ انداز میں تابڑ توڑ حملے کئے ہیں اور ضمناً امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم اور شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ کی ذات کو بھی معاف نہیں کیا۔ مضمون نگار نے دروغ گوئی اور کذب بیانی کا سہارا لے کر اخلاقیات کا دامن بالکل ہی ہاتھ سے چھوڑ دیا، اپنی حیثیت بھی بھول گیا۔

ہم ہفت روزہ ترجمان اسلام کی وساطت سے ادارہ روزنامہ نوائے وقت سے پُرزور احتجاج کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کی فضول اور بے سرو پا تحریرات کی اشاعت پر پابندی لگائے ورنہ ہم حقائق منظرِ عام پر لانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ والسلام

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

ظاہر پیر، ضلع رحیم یار خان

صدر کے مشیر برائے مذہبی امور کے نام ایک مکتوب

السلام علیکم

آپ صدر صاحب کے مشیر برائے اسلامی مذہبی امور ہیں۔ اس لیے آپ یقیناً قادیانیوں کے عقیدہ کے مطابق قانونی اور دستوری مسلمان ہوں گے قادیانی احمدی یعنی "حقیقی" مسلمان نہیں ہوں گے۔ اس لیے آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا تھا کہ احمدیت یہودیت کا چربہ ہے اور احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۷۴ء میں نیشنل اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جس کو احمدی بالکل تسلیم نہیں کرتے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اپنے مذہب کو حقیقی اسلام بتاتے ہیں اور قرآن و حدیث کے ذریعہ پاکستان اور پاکستان کے باہر اسلام کے نام پر لوگوں کو مرتد بناتے ہیں۔ مکہ کانفرنس ۱۹۸۰ء میں اعلان ہوا تھا کہ احمدیت اسلام دشمن عالمی تحریک ہے نیز احمدیوں کا "الہامی" عقیدہ ہے کہ پاکستان عارضی ہے۔ وہ اس کو اکھنڈ ہندوستان بنانے کی کوشش کریں گے۔ ان کا دوسرا ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں ہے اور ہزاروں پاکستانی احمدی اسرائیل کی باقاعدہ فوج میں بھرتی ہیں جو عربوں کو تباہ کر رہا ہے اور بیت المقدس پر قبضہ کیے ہوئے ہے اور مرزائی اسرائیل کی مدد سے پاکستان میں اپنی حکومت قائم کرنے کے خواب بھی دیکھ رہے ہیں۔

اندریں حالات آپ چونکہ صدر صاحب کے اسلامی مذہبی مشیر ہیں، اس لیے آپ صدر صاحب کو یہ مشورہ دیں کہ وہ احمدیوں کو مسلمان کہلانے سے باز رکھنے کے لیے فوراً آرڈیننس جاری کر دیں کہ اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہے گا تو اسے پانچ سال قید سخت اور ۵۰۰۰/- روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائے گی اور اگر کوئی مسلمان قادیانی مرتد ہو گا تو اُسے قتل کیا جائے گا۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ پاکستان بالکل محفوظ ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو گا۔

منظور الٰہی ملک

امیر مجلس تحفظ ختم نبوت

ضلع سیالکوٹ

مسلمانانِ سیالکوٹ سے اپیل:

مکرمی ایڈیٹر صاحب السلام علیکم

کشمیری محلہ سیالکوٹ میں قادیانی عبادتگاہ کبوتراں والی کے نزدیک احمدیہ (مرزائی) گرلز ہائی سکول، قائم ہے جس میں استانیاں

باقی صـ۳۶ پر